

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
قادیان

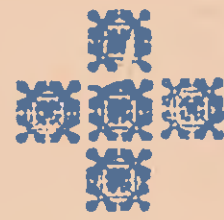
سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان!

Regd. No. P/GDP-3

Registered With The Registrar Of News Papers For India At No. R. N. 61/57.

Phone No. 39


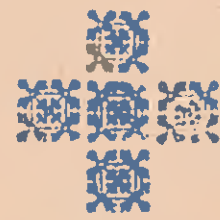
پیشوا یان مذاہب نمبر



بجز ان کہ وقت تو نزدیک ہے و پائے خمیال بر منار کبریا
(ابا حضرت سید مودود)



یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مرد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کر ڈرا دیوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔
تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۰ تصنیف مقدس بانی
سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

ادارہ تحریریں
ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ **بیتنا** قادیان

پیشوايان مذہب نمبر

(بابت)

۲۲ جمادی الثانی ۱۳۰۳ ہجری

(بمطابق)

شہادت ۱۳۶۲ھ

۷ اپریل ۱۹۸۳ عیسوی

جلد: ۳۲ شماره: ۱۴

تذکرہ چند

- سالانہ ————— ۲۶ روپے
- ششماہی ————— ۱۳ روپے
- مالک غیر بذریعہ ہجری ڈاک — ۷۵ روپے
- فی پوچھا ————— ۶۰ پیسے
- اشاعت خصوصی ————— ایک روپہ ۲۵ پیسے

انتخاب احمدیہ

قادیان: ۴ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ربوہ سے تشریف لانے والے بعض جہانان کرام کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ — حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے اور یہ کہ حضور پر نور بہت دینیہ کے سر کرنے کے لئے بہتر معروض عمل ہیں۔ الحمد للہ۔ اجاب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا سید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان محترم سیدہ بیگم صاحبہ و جلد درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

محترم حافظ صالح محمد الدین صاحب کے عہدہ میں ترقی

محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الدین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ بفضلہ تعالیٰ مرحوم کو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ ہیئت کا صدر نیز نظامیہ یونیورسٹی اور گجرات یونیورسٹی کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ الحمد للہ۔ اجاب دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی نئی اور اہم ذمہ داریاں حسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق دے اور ان کا یہ تقرر خود ان کے اور جماعت کے لئے ہر جہت سے بابرکت ہو۔ آمین۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

اِذَارِيَا

پیشوايان مذہب کی حفاظت ناموس کیلئے جماعت احمدیہ کی مخلصانہ جدوجہد

اسلام چونکہ علی اور اعتقادی ہر دو صورتوں میں انسانی مساوات کا علم بردار ہے اس لئے جہاں وہ رَبِّ الْعَالَمِينَ خدا کا تصور پیش کر کے تمام بنی نوع انسان کو اسی خالق و مالک حقیقی کا کتبہ قرار دیتا ہے وہاں وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ سب جہاں کی روحانی ہدایت اور رہنمائی کا سرچشمہ نبی وہی ایک ذات ستودہ صفات ہے جس نے ہر قوم، ملک اور زمانے میں اپنے لادی درہنہا بھیجے جو ایک ہی مقدس مشن کی تکمیل کے لئے اپنے وقت میں آتے رہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا (نحل: ۶) بے شک ہم نے ہر قوم میں اپنا رسول مبعوث کیا ہے۔

وَأَنَّ مِّنْ أُمَّةٍ إِذْ خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (فاطر: ۲۴) کوئی قوم ایسی نہیں جس میں ہمارا ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَدًى (رعد: ۴) ہم نے ہر قوم کے لئے اپنے لادی اور راہنما بھیجے ہیں۔

ان تمام آیات قرآنی کا لُبُّ لباب اور ما حاصل یہ ہے کہ ربّ العالمین خدا نے جہاں ہر زمانہ میں بنی نوع انسان کی جسمانی پرورش اور تربیت کا انتظام کیا ہے وہاں اس نے ہر زمانے اور ہر قوم میں انسانوں کی روحانی پرورش اور تربیت کا بھی انتظام فرمایا ہے۔ پھر یہی نہیں کہ اسلام نے محض ایک تاریخی صداقت کے انکشاف پر ہی اکتفاء کیا ہو بلکہ اس حقیقت کے اظہار کے ساتھ ہی اس نے اپنے متبعین کو یہ تاکید کی نصیحت بھی فرمائی ہے کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دتت فوقت مبعوث ہونے والے ان تمام مذہبی پیشواؤں کے حقیقی احترام کو ملحوظ رکھیں اور ہر آن اس اقرار کے پابند رہیں کہ لَا تَقْرَبُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِمْ خدا تعالیٰ کے فرستادوں میں سے کسی ایک کی بھی تعزیر نہیں کرتے۔ جلد پیشوايان مذہب کی عزت و تکریم کے قیام کے لئے اسلام کا ہمیشہ کر دہ یہ نظریہ ایک ایسی واضح اور بنیادی صداقت کی حیثیت رکھتا ہے جن کی کسی اور جگہ مثال نہیں مل سکتی۔

ہمارا وطن بھارت کشمیر سے کنیا کماری اور کچھ سے آسام تک قریباً ۳۲ لاکھ کلومیٹر رقبہ میں پھیلا ہوا ایک وسیع و عریض ملک ہے جسے دنیا کے باقی تمام ممالک کے مقابلہ میں یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اس میں ہر مذہب و ملت اور قومیت کے لوگ آباد ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ رنگ و نسل اور عقائد و نظریات کی یہ رنگا رنگی ایک دلاویز گلدستہ کی شکل اختیار کرتی۔ اور ہمارا قومی اتحاد دنیا والوں کے لئے ایک قابل رشک نمونہ کا حامل ہوتا۔ مگر افسوس کہ مختلف اقوام و نسل کے اس عظیم گہوارے میں آئے دن ایسے افسوسناک واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں جو ہمارے قومی اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کر کے اکثر جگہ ہنسائی کا باعث بن جاتے ہیں۔ اندرون ملک رونما ہونے والے ان شرمناک واقعات کے پس پشت زیادہ تر یہی ایک وجہ کار فرما دکھائی دیتی ہے کہ اولاً کسی ایک مذہب کا غلط کار پیرو دوسرے کے قابل صدا احترام روحانی پیشوا کی بے حرمتی کر کے اس کے نازک مذہبی جذبات کو گزند پہنچاتا ہے۔ اس پر دوسرا بھی اس دل آزاری کا جواب دل آزاری کے کلمات سے دیتا ہے۔ اور یوں مذہبی مباحثات کی آڑ میں ایک دوسرے پر کھینچا اچھالنے کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو اکثر و بیشتر ہونانگ اور جھبیانگ فرقہ دارانہ فسادات پر منتج ہوتا ہے۔

یہ تشویشناک صورت حال اس وقت تک اصلاح پذیر نہیں ہو سکتی جب تک کہ تمام مذہب کے پیرو اپنے اندر ایک دوسرے کے نازک مذہبی جذبات اور مقدس روحانی پیشواؤں کے احترام کا حقیقی احساس پیدا نہ کریں۔ اس اہم مقصد کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ شروع سے ہی مختلف صورتوں میں مخلصانہ جدوجہد کرتی آرہی ہے۔ چنانچہ مقدس باقی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنے اوائل زمانہ میں ہی برطانوی حکومت کو اس افسوسناک صورت حال کے سدباب کے لئے نہ صرف خاص طور پر توجہ دلائی بلکہ اس سلسلہ میں اپنی طرف سے متعدد مفید تجاویز بھی رکھیں۔ پھر ۱۹۲۹ء میں اسی نوع کی دلخراش اور اشتعال انگیز باتوں کی بناء پر رونما ہونے والے ایک انتہائی تکلیف دہ سانحہ پر جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے بھی حکومت کو دوبارہ اس طرف توجہ دلائی کہ جب تک مذہبی پیشواؤں کے خلاف ہونے والی اشتعال انگیز باتوں کو ایک پختہ اور واضح قانون کے ساتھ روکا نہیں جائے گا اس وقت تک اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہیں گے۔ یہی سوال آپ نے لندن میں مقیم جماعت احمدیہ کے مبلغ کے ذریعہ برطانوی پارلیمنٹ اور پریس میں بھی اٹھایا۔ جس کے نتیجے میں حکومت کو تعزیرات ہند میں ایک نئی دفعہ ایضاً کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔

اسی سلسلہ میں آسٹریا نے ایک اور اہم اور بڑا قدم یہ اٹھایا کہ اپریل ۱۹۳۹ء کی مجلس مشاورت میں آئندہ کے لئے جمہوریت پیشوايان مذہب کی سیرت و سوانح اور ان کی پاکیزہ تعلیمات بیان کرنے کے لئے سال میں ایک دن مقرر فرمایا۔ اور اپنی جماعت کو ہدایت فرمائی کہ اس دن بلا امتیاز مذہب و ملت تمام لوگوں کو اس غرض سے مدعو کیا جائے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیریاں اور باقی مذہب کے حالات بیان کریں۔ چنانچہ اُس وقت سے جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ملک کے مختلف مقامات پر یوم پیشوايان مذہب کے سلسلہ میں عظیم الشان جلسوں کا انعقاد عمل میں آ رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو کر بین المذاہب اتحاد و یکجہتی کی فضا ہموار ہو رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ اس بابرکت تحریک کو مزید وسعت دی جائے۔ تاکہ وطن عزیز حقیقی معنوں میں امن و امان کا گہوارہ بن سکے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے ہمیں اپنے تمام ہم وطنوں کا بھر پور مخلصانہ تعاون درکار ہے۔

خبر خورشید احمد لائبریری

سے انہیں عالم کو دعوتِ اتحاد ان الفاظ میں دی کہ یا اھل
 الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواہر بیئنا و بینکم
 الا لعلہ الا ائمانہ ولا تشرکوا بہ شیئا...
 (آل عمران: ۶۵) یعنی اسے اہل کتاب اور
 ہم سب اس ایک بات پر متحد ہو جائیں کہ خدا کے سوا
 ہم کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی اس کا کسی کو
 شریک قرار دیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہمارے
 بہت سے اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے
 کی منافرت بہت حد تک کم ہو جائے گی بلکہ ختم ہو جائے گی۔
 اسی طرح جس طرح ایک باپ کے کئی بیٹوں میں غلط نہیں
 اور نادانی کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن
 بعد میں جب انہیں اپنی غلط فہمی کا احساس ہو جائے تو
 پھر اس میں تداوت کے ساتھ ان کے پاپ کا رشتہ
 مزید ضعیف تر ہو جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے اللہ تعالیٰ کی ذات کا
 جو اسلامی تصور دنیا کے سامنے پیش کیا وہ رب
 الخالقین ہے یعنی وہ صرف مسلمانوں کا رب نہیں۔
 وہ صرف ہندوؤں یا عیسائیوں یا بودھوں کا خدا
 نہیں بلکہ سب اقوام کا اور سارے جہانوں کا رب
 ہے حتیٰ کہ جو خدا کے وجود کا منکر ہے اس کی بھی وہ
 پرورش کر رہا ہے۔ اس طرح وسعتِ قلب و نظر
 پیدا کی۔ پس توحید کا نظریہ اور خدا کے رب العالمین
 ہونے کا تصور اتحادِ اہم کے لئے ایک بنیادی اور
 کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

آزادی ضمیر

آزادی ضمیر ہر انسان کا بنیادی
 پیدائشی اور فطری حق ہے۔
 موجودہ دور میں برہابرس کے تجارب کے بعد یو۔ این۔ او۔
 نے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو جو منشور حقوق انسانی
 "HUMAN RIGHTS CHARTER"
 منظور کیا ہے اس کے ضابطہ ۱۸ میں بھی انسان کے
 اس حق فطری کو تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن آج سے چودہ سو
 سال قبل بانی اسلام نے انسانی حریت کے اس حق کو
 تسلیم کرتے ہوئے یہ تعلیم دی ہے کہ لوگوں کا آپس
 میں انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی انکار و حیل
 اور نافرمانی و اعتقادات میں اختلاف ہو سکتا ہے۔
 لیکن اس اختلاف کو زور زبردستی اور جبر و اکراہ سے
 دور کرنا آزادی ضمیر اور انسانیت کا خون کرنا ہے۔
 چنانچہ فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین
 اللہ شد من النبی (البقرہ: ۲۵۷) کہ دین کے
 مسئلہ میں کسی تم کو جبر جائز نہیں۔ کیونکہ ہدایت و گمراہی
 کا ہی فرق خوب ظاہر ہو گیا ہے۔ اسی طرح فرمایا:
 قُلِ اِنَّ حَقَّ مِنْ رَبِّکُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِرْ
 وَ مَنْ شَاءَ فَلْيُکْفُرْ (کہف: ۳۰) کہ تو لوگوں
 کو کہہ کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے نازل

ہو رہا ہے جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا
 انکار کرے۔ ان احکام سے صاف ظاہر ہے کہ بانی اسلام
 آزادی ضمیر کو قائم کرنے والے تھے۔ آج وہ لوگ جو آپ
 کے اسوہ حسنہ اور اسلام کی تعلیمات سے ناواقف ہیں؛
 خدا اور تعصیب کی وجہ سے کہتے ہیں کہ آپ نے تلوار کے
 زور سے اسلام پھیلایا۔ حالانکہ جب آپ نے اہل عرب
 کے سامنے اسلام کا پیغام پیش کیا تو آپ کی قوم نے
 جبر سے اس تحریک کو دبا دیا۔ لیکن آپ نے آزادی
 ضمیر کے قیام کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دی اور آخر کار
 یہ حق تسلیم کر کے ہی دم لیا۔ مذہب، اسلام سوانے کے
 لئے آپ نے کبھی کسی پر جبر نہیں کیا۔ بلکہ جبر کے خلاف
 آواز اٹھا کر حریت انسانی اور آزادی ضمیر کو قائم فرمایا۔
 رہا یہ سوال کہ آپ نے تلوار کیوں اٹھائی تو یہ تو بن کا ذکر
 میں ہو چکا ہے کہ جب دشمن نے تلوار کے زور سے آپ
 کو اور آپ کے پیروں کو مٹانا چاہا تو مجبوراً اپنے دماغ اور
 قیام امن اور آزادی ضمیر کے لئے ہی اپنے تلوار اٹھائی
 جس کا اعتراف گاندھی جی اور دیگر بہت سے غیر مسلم
 ذہنین و مفکرین بھی کر چکے ہیں۔

مساوات

اقوام عالم کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے
 والی ایک اہم چیز ہم مساوات کا نظریہ
 ہے۔ چنانچہ بانی اسلام نے اس مسئلہ میں سے پہلے رنگ
 نسل اور ذات پات کے امتیاز مٹا ڈالے۔ اور انسانی
 مساوات کا یہ مثال منشر دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے
 اعلان کیا کہ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ
 ذَكَرٍ وَ اُنْثَى وَ جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَ قَبَاِیِلَ
 لِنَعْرِفَ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰیكُمْ۔
 (حجرات: ۱۳) یعنی اسے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور
 عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل
 میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے
 نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی
 ہے۔ اسی طرح آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر
 اپنے خطبہ میں یہ اعلان فرمایا کہ۔ اے لوگو! تمہارا
 رب ایک ہے۔ تم ایک ہی باپ کی نسل ہو۔ اس لئے تم
 میں چھوٹے بڑے کی تقسیم قابل قبول نہیں۔ نہ کسی عربی کو
 عجمی پر فضیلت ہے نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ کالے کو
 گورے پر اور نہ گورے کو کالے پر کوئی فضیلت ہے۔
 صرف تقویٰ اور ذاتی قابلیت ہی وجہ فضیلت ہوگی۔
 اور اسلامی اقتدار میں رنگ و نسل کو کوئی امتیاز حاصل
 نہیں ہوگا۔ (مسماہرین جنبل، ریت ابن ہشام: ۲۸)

اس اعلان کے ساتھ ہی بانی اسلام نے تمام قومی
 و نسلی امتیازات مٹا کر حقوق انسانی کے قیام میں سب کو
 برابر کر دیا۔ البتہ روحانی اعتبار سے ایک کو دوسرے
 پر اس لحاظ سے فضیلت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ زیادہ
 نیکیاں کرے۔ خواہ وہ کالا ہو یا گورا۔ اعلیٰ عادلانہ

ہو یا ادنیٰ کا۔ چنانچہ جناب پنڈت جواہر لال نہرو تحریر
 کرتے ہیں کہ۔
 "اسلام کی آمد ہندوستان کی تاریخ میں کافی
 اہمیت رکھتی ہے۔ اس نے ان خرابیوں کو جو
 ہندو سماج میں پیدا ہو گئی تھیں یعنی ذرات کی
 تفریق، چھوت چھات اور انتہادرجہ کی خلوت
 پسندی کو باطل آشکار کر دیا۔ اسلام کے
 اخوت کے نظریے اور مسلمانوں کی علی مساوات
 نے ہندوؤں کے ذہن پر بہت گہرا اثر ڈالا
 خصوصاً وہ لوگ جو ہندو سماج میں برابری کے
 حقوق سے محروم تھے اس سے بہت متاثر ہوئے"
 (تلاشیں ہندو سماج: ۲۲۵-۲۲۶)

عدل کا نام

قیام ان کے لئے عدل و انصاف
 انے تقاضوں کو پورا کرنا از حد ضروری
 ہے۔ ورنہ ان کے سامنے نتائج ایک ہونگے انقلاب کی
 صورت میں نمودار ہو کر قوم کی قوم کو تباہ کر دینے میں۔
 ایسے عوامل کا سدباب کرنے کے لئے بانی اسلام نے
 یہ تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کرنے
 کا حکم دیا ہے (نحل: ۹۱) بلکہ ایک شان کاریمینہ
 عدل قرار دیا کہ: وَ لَیْسَ بِجِدَّتِکُمْ شَہَادَاتُکُمْ
 عَلٰی اَنۡ لَّا تَعْدِلُوْا اَعْدٰی اَھُوْا قَرٰبِ
 لِلتَّقْوٰی (المائدہ: ۹۰) یعنی کسی قوم کی دشمنی کی وجہ
 سے تم عدل و انصاف کو نہ چھوڑ دینا۔ بلکہ ایسے وقت
 میں بھی عدل کا معیار برقرار رکھنا ہے۔ نہ صرف یہ کہ اپنی
 قوم سے ہی عدل کا برتاؤ کرنا ہے بلکہ دشمن قوم کو بھی
 اپنے عادلانہ سلوک سے محروم نہیں کرنا۔ جو ان کے جائز
 حقوق جتنے ہیں ان کو ادا کرنا لازم ہے۔ اس نعلی میں آپ
 کا اعلیٰ نعرہ بھی بے مثال ہے کہ ایک مرتبہ قبلہ قریش کی
 ایک معزز عورت چوری کے الزام میں گرفتار ہو کر آئی۔
 لوگوں نے سفارش کر کے اس کی سزا معاف کرنا چاہی۔
 اس وقت آپ نے نہایت جلال سے فرمایا کہ تم سے پہلے
 لوگ اسی لئے ہلاک و تباہ ہوئے کہ جب کوئی کمزور
 شخص پکڑا جاتا تو اسے سزا دیتے تھے اور جب کوئی
 معزز اور صاحب حیثیت آدمی از کتاب جرم کرتا تو اسے
 چھوڑ دیتے تھے لیکن خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی
 چوری کرے گی تو خدا کی قسم کے مطابق میں اس کے ہاتھ
 ظم کرنے سے بھی دریغ نہ کروں گا۔ (بخاری کتاب الجور)

پیشوا یا ان ہذا امرہا احرام

ایک شہری اصل بانی اسلام نے یہ پیش فرمایا کہ ہر قوم کے
 بزرگان کا احترام لازمی ہے۔ کیونکہ بہت سے جھگڑوں
 کی بنیاد یہی چیز ہوتی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے
 مذہبی بزرگوں کا احترام نہیں کرتے نتیجہً ایک دوسرے
 کے خلاف دلوں میں کدورت اور بغض پیدا ہوتا ہے۔

حقی کہ گشت و خون تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کیونکہ
 یہ ایک طبعی ام ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی
 دے یا اس کی ماں پر ہتھیان تراشی کرے تو دوسرے کے
 دل میں اس قدر منافرت اور بغض و عناد پیدا ہو جاتا
 ہے کہ وہ مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر
 خدا کے وہ برگزیدہ نبی۔ رشی۔ نبی اور جن کی عقیدت
 کروڑوں دلوں میں پائی جاتی ہے ان کی ہتک کرنا، انہیں
 برا بھلا کہنا بدترین فعل ہے۔ بانی اسلام نے ایسے
 جھگڑوں کا خاتمہ یہ کہہ کر دیا کہ وَلِیْلِ قَوْمِ ہَادٍ
 (الرعد: ۸) ہر قوم کی طرف خدا کے ہادی آئے ہیں۔
 وَ اِنَّ قَوْمَ اُمَّةٍ اٰخِلَا فِیْہَا نَذِیْرًا (مطرح: ۱۵)
 دنیا کی ہر قوم میں خدا کے نبی اور پیغمبر آئے ہیں۔ چونکہ
 ان سب کا مرتبہ شہرِ نور الہی ہے اس لئے ان سب کا
 احترام کرنا شہرِ نور پر واجب ہے۔ پس جو شخص سچے
 دل سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے گا وہ
 دنیا کی ہر قوم کے مذہبی پیشوا کا احترام بھی اپنا جز
 ایمان سمجھے گا۔ کاشی! موجودہ دور میں تمام اقوام اس
 شہری حضور پر کاربند ہو جائیں۔!!

رہا داری

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
 اصول کو بھی بڑھایا۔ اہل بیت کو بھی فرمایا:۔
 لَا تَسْبُوْا الَّذِیْنَ دِیْنَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
 فِیْسَبُوْا اللّٰہَ عَدُوًّا وَ یَغْیِرْ عَلَیْہِمُ (الانعام: ۱۰۹)
 یعنی دوسری چیزیں جنہیں دوسرے مذاہب والے عزت و
 توقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں جیسے بت وغیرہ، ان
 کو بھی گالیاں مت دو۔ ورنہ وہ تمہارے رب کو بھی
 گالیاں دیں گے اور اس کے نتیجہ میں مذہبی تعصب اور
 دشمنی پیدا ہوگی۔

ایک ذمہ بھران زمین کے عیسائیوں کا ایک وفد
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے مدینہ منورہ
 ہوا۔ مذہبی بات چیت چلتی رہی۔ اسی اثنا میں ان کی
 عبادت کا وقت ہو گیا۔ وہ لوگ چاروں طرف نگاہ
 تجسس دوڑانے لگے کہ کوئی مناسب جگہ مل جائے
 تو اپنے گرجا کے طریق کے مطابق عبادت بجائیں
 آنحضرت صلعم نے یہ دیکھ کر بڑی ہی خندہ پیشانی سے
 مسجد نبوی میں ہی ان کو اپنے طرز پر عبادت کرنے کی
 اجازت دے دی۔ اور آپ ہیچ کر دیکھتے رہے۔
 ایسی عظیم الشان رہا داری کی مثال تاریخ عالم ہمیشہ
 کرنے سے عاجز ہے۔

عورتوں کے حقوق

انسانی معاشرہ میں ایک
 گمزدہ طبقہ عورت کا بھی
 ہے۔ بعثت نبوی سے قبل عورت کی حیثیت انتہائی پست
 (باقی دیکھئے صفحہ ۷ پر)

بِیْضْرِکَ رِجَالٌ نُّوِّیَ اِلَیْہِم مِّنَ السَّمَآءِ } سیری مدوہ لوگ کریں گے جنہیں
 تم آسمان سے وحی کریں گے۔ (الباقی حضرت مسیح پاک صلی علیہ وسلم)

پیشکش: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادر س۔ سٹاکس ڈیپارٹمنٹ، میڈیٹھ میڈیا روم، بھدرک۔ ۵۶۱۰۰ (آرٹیسٹ)
 پروپرائیٹرز۔ شیخ محمد یونس۔ شیخ محمد یونس (فون نمبر: ۲۹۳)

ہندستان کے عظیم اوتار حضرت رام چندر جی مہاراج

از محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اسلام نے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت رب العالمین بیان فرمائی ہے جس کا مطلب ہندی زبان میں ہے سر د لوک پالک۔ یعنی سب جہانوں کی پرورش کرنی والا اس نے اپنی صفت ربوبیت کے ماتحت ہمارے جسم کیلئے ہزار نعمتیں پیدا کی ہیں جس خدا نے ہمارے فانی جسم کی غذا و بقا کا انتظام کیا ہے اس نے ہماری روح کی غذا و بقا کا بھی انتظام کیا ہے۔ کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ روح جو جسم کے مقابلہ میں باقی رہنے والی ہے اس کو نظر انداز کر دیا گیا ہو۔ یہ امر حکیم خدا کی شان کے خلاف ہے۔ روح کی غذا کیا ہے، وصال الہی اور عشق الہی۔ اور حقیقی عشق اور وصال الہی بجز دھی اور الہام کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جس طرح ہر قوم اور ملک کے رہنے والوں کی جسمانی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کا سامان کیا ہے اسی طرح روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا بھی سامان کیا ہے اور کسی قوم یا ملک کو اس سے محروم نہیں کیا۔ خدا نے سب قوموں اور ملکوں کی روحانی غذا کے لئے ان میں دھی اور الہام کا سلسلہ جاری کیا اور ان میں اپنے رشتی، مٹھی، نبی، اوتار اور رسول بھیجے۔ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں یہ امر بطور کلیہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی ابتداء الہام الہی سے ہوئی۔ اور توحید الہی ہی سب کا بنیادی عقیدہ تھا۔ اور جس قدر بائبلان مذاہب ہوئے ہیں۔ انہوں نے توحید یعنی ایک خدا کی تعلیم دی۔ لیکن ابتدائی دور گزر جانے اور رہنمایان مذاہب کی تعلیم سے دوری اور عوام کی جہالت کے باعث مذاہب کی اصل صورت مسخ ہو گئی۔ اور ان میں ایسے عقائد و رسوم راہ پا گئے جو ان کے مقدس بائبلوں کی تعلیمات سے دور کا بھی تعلق نہ رکھتے تھے۔ ہندو دھرم بھی اس طبقہ سے مستثنیٰ نہیں۔ ویدوں کے زمانہ میں آریہ ہندو عقیدہ توحید کے باوجود بھی ایک ایسے عقائد کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ہندو دھرم شاستروں کے مطابق زمانہ کووندیہ ذیل چار یگیوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سنت، یگی، تریتا، یگی۔ دوپریگی، اور کل یگی۔ ہر ایک یگی میں جھگوان کے اوتار۔ خدا کے رشتی مٹھی، زراستیا، اصلاح خلق اور مخلوق کا خدا سے تعلق قائم کرنے کے لئے آتے رہے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں یہ رشتی اور مٹھی ہوئے ہیں۔ سنت یگی کے زمانہ میں بے شمار شیولوں کے علاوہ ہارے بڑے بڑے اوتار مانے گئے ہیں۔ تریتا یگی میں پرشورام اور رام چندر جی مہاراج اہم اوتار مانے گئے ہیں۔ دوپریگی میں کرشن جی مہاراج دیاس جی۔ بلرام جی اور بدھ جی بڑے بڑے اوتار ہوئے۔ ہندوؤں میں بالخصوص سناٹن دھرمی ہندوؤں میں تریتا یگی کے اوتار رام چندر جی مہاراج اور دوپریگی کے اوتار کرشن جی مہاراج کی بڑی جہالت اور

عظمت ہے۔ اور لاکھوں لوگ آج بھی ان کے بارہی بڑی شکر تھار کھتے ہیں۔ آج کی صحبت میں ہم تریتا یگی کے اوتار حضرت رام چندر جی کے بارہی کچھ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ ہندو لٹریچر میں حضرت رام چندر جی کی زندگی کے بارہ میں دو ماخذ اس وقت موجود ہیں۔ (۱) بائبل رامائن جو سنسکرت میں ہے۔ (۲) تلسی رامائن جس میں ہندی دھرم اور شلوکوں کی صورت میں سارے کلام کو منظم کیا گیا ہے۔ تریتا یگی کے متعلق کہا گیا ہے دھرم کے چار چروں میں سستیہ، دیا، تپ اور دان میں آہستہ آہستہ کی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر حصہ دھرم کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور دھرم کی ہانی ہونے پر اوتار کا ظہور ہوتا ہے۔ چنانچہ جب حضرت رام چندر جی کا ظہور ہوا تو دھرم میں کمزوری شروع ہو گئی تھی۔ مہاتما تلسی داس جی نے رامائن میں اس کا بیان یوں کیا ہے:۔ تسی میں سو مٹھی سناؤں تو ہی سہ مجھی پر ای جس کارن موہی جب ہوت دھرم کی ہسانی بارہم اشہادہم ابھیسانی کر ہم انیتی جاتے نہیں برتی سیدیم دیپر دھینو سدرہنی تب تب پر بھو دھری وودھ شریا ہر ہم کر پانڈھی سجن پسیرا (راہا اوتار بال کانڈ ۱۳۸)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جیسا کہ میری مٹھی میں آتا ہے سو مٹھی دہی دھرم میں تم کو بتاتا ہوں۔ جب جب دھرم کا ناش ہوتا ہے اور بیچ۔ ابھیسانی و شکر راکھشس بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ ایسی بہ انسانی کرتے ہیں کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اور حیوان دکھ پاتے ہیں۔ تب وہ کر پانڈھان پر بھو تسماتہ شریا ہر ہارن کر کے اوتار لیتے ہیں۔ اور سجنوں کے دکھ کو دور کرتے ہیں۔ وہ بڑے لوگوں کو مار کر نیک لوگوں کی رکھتہ کرتے ہیں۔ اور ویدوں کی مراد کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور جگت میں اپنے نمونہ سے اپنا شریا و عورت پھیلاتے ہیں۔ شری رام چندر جی کے اوتار لینے کی یہی اہم وجہ ہے۔

آج سے قریباً ۲۵ ہزار سال قبل حضرت رام چندر جی ایک بھشو او خاندان میں راجہ دشرتھ کے ہاں ان کی بڑی بیوی کوشلیا کے پیٹ سے ایودھیا میں پیدا ہوئے تھے۔ راجہ دشرتھ کی کئی ایک بیویاں تھیں۔ اس وقت کے اصول کے مطابق بڑا بیٹا ہی تخت کا وارث

ہوتا تھا۔ لیکن راجہ دشرتھ کی چھوٹی بیوی کیشکی نے اپنے لڑکے بھرت کے لئے کسی چین کی بنا پر راجہ دشرتھ سے فیصلہ کر لیا کہ ان کے بعد تخت کا وارث بھرت ہوگا جو راجہ دشرتھ اور کیشکی دونوں بھائیوں سے چھوٹا تھا۔ اور رام چندر جی جو دشرتھ کے بڑے بیٹے تھے ان کے لئے کیشکی نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ ۱۴ سال کے لئے ایودھیا کو چھوڑ کر جنگل میں رہیں گے۔ چنانچہ رام چندر جی نے ۱۴ سال کا عرصہ جنگلوں میں گزارا۔ ان کی چونکہ شادی ہو چکی تھی اس لئے ان کی بیوی سیتا نے بھی جو راجہ جنگ کی بیٹی تھیں اپنے خاوند کے ساتھ ہی جنگل میں رہنے کا فیصلہ کیا۔ رام چندر جی اور کیشکی جی دونوں بھائی دشرتھ کی شاگرد بن گئے اس لئے جب جنگل کو روانہ ہونے لگے تو رشی و شواستری سے اجازت حاصل کی اور ایودھیا کے لوگوں کو اداں اور روتا ہوا چھوڑ کر ایودھیا سے روانہ ہو گئے۔ ابتدائی چند دن انہوں نے بالیک رشی کے آشرم میں گزارے اور پھر وہاں سے ہندوستان کے دیگر علاقہ جات میں گھومتے رہے۔ اسی دوران میں ان کا مقابلہ کچھ راکھشسوں یعنی شیطان صفت لوگوں سے ہوا جو خدا کو نہیں مانتے تھے۔ ان راکھشسوں کا لیڈر راون تھا جس کے ساتھ رام چندر جی کی جنگ ہوئی۔ اور بالآخر رام چندر جی کو اس پر فتح حاصل ہوئی۔ اور یہ ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء کا مقابلہ کرنے والے ہمیشہ ناکام و نامراد ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے انبیاء فتحیاب ہوتے ہیں۔ رامائن میں اس امر کا ذکر آتا ہے کہ راون اور اس کے ساتھی لنگا کے رہنے والے تھے۔ اور عام ہندوؤں کا خیال ہے کہ یہ راون اس لنگا کا بیٹا ہے والا تھا جو ہندوستان کے بالکل جنوب میں واقع ہے اور جسے آج کل شری لنگا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جو کادارالہ علاقہ سیلون ہے لیکن نئی تحقیق کے ذریعہ یہ بات سامنے آ رہی ہے کہ راون آدرام کے ساتھی شری لنگا سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ یہ لنگا بھارت و ریش میں ہی چھوٹا ناگ پور کے علاقہ میں واقع تھا۔ اسی بارہی ایک حقیقی مضمون ہندی رسالہ کادمینی جون ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں جناب ڈاکٹر مہاشی صاحب کا شائع ہوا تھا۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ راون ایک سراروہا لنگوں والا انسان ہی تھا۔ یہ غلط ہے کہ اس کے دل سر اور بائیں ماتھے تھے۔ انہوں نے بالیک رامائن کے حوالے سے بتایا ہے کہ جب راون رنجی ہو کر موت کے گھاٹ اترتا تو وہ ایک سر والا انسان ہی تھا۔ بہت زیادہ بلوان اور طاقتور ہونے کی وجہ سے اس کو کئی سرور اور کئی ماتھوں والا بتایا گیا ہے۔ پھر انہوں نے بتایا ہے کہ راون کو ٹنڈ جاتی میں سے تھا۔ کیونکہ کو ٹنڈ جاتی کے لوگ اب بھی اپنی آپ کو راون دشنی کہتے ہیں۔ نیز یہ لکھا ہے کہ راون کی جگہ کو لنگا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

یہ لنگا کسی اونچے ٹیلے پر یا کسی تالاب میں بنائی تھی تھی۔ اور اس جگہ پر راون اور اس کے ساتھی سنٹر بنا کر دو سروروں سے لڑائی کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے تحقیق کے بعد اس لنگا کا مقام چھوٹا ناگپور میں بتایا ہے۔ بہر حال یہ راکھشس دہرہ اور شیطان صفت انسان خدا تعالیٰ کے ایک اوتار کے بالمقابل آکر مارا گیا۔ اس واقعہ پر اگرچہ ہزاروں سال گزر چکے ہیں لیکن ہمارے ملک ہندوستان میں راون پر فتح کے واقعہ کو آج بھی دہرہ کی صورت میں ہر سال منایا جاتا ہے۔

راون پر فتح کے بعد رام چندر جی کے ۱۴ سالہ بیوی پورے ہو گئے اور وہ اپنے بھائی کیشکی جی اور اپنی بیوی سیتا کے ساتھ ایودھیا میں واپس آ گئے۔ اس موقع پر ایودھیا کے لوگوں نے بہت زیادہ خوشی منائی اور گھر میں چراغاں کیا۔ آج بھی ہر سال دیوالی کا تہوار ہندوستان میں اس خوشی میں منایا جاتا ہے۔

رام چندر جی مہاراج کے جیون پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے بہت بڑے مصلح تھے اور انہوں نے اپنے اوتار اور نمونہ سے ایودھیا کے لوگوں میں ایک عظیم انقلاب پیدا کیا۔ مثلاً

(۱)۔ آپ نے اپنے عملی نمونہ سے والدین کی فرمانبرداری کا سبق سکھایا۔ اور ۱۴ سال کی کٹھنائی برداشت کی لیکن اپنے والد کے دین اور عہد کو پورا کیا۔

(۲)۔ آپ نے ایودھیا واپس آ کر تمام بھائیوں کے ساتھ اور اپنی حقیقی ماں اور دوسری سوتیلی ماؤں کے ساتھ محبت اور پریم کا سلوک کیا۔ اور دنیا کو بتایا کہ ایک انسان کو اپنے حقیقی اور سوتیلی بہن بھائیوں کے ساتھ کس طرح محبت اور پریم کے ساتھ رہنا چاہیے۔

(۳)۔ ایودھیا واپس آ کر انہوں نے خدا کی بھگتی کی طرف توجہ دلائی۔ اور لوگوں کو اپنے اندر نیکی پیدا کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ رامائن کے اترکانڈ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ رام چندر جی کے آنے کے بعد جہاں ایودھیا کے لوگ ان کی واپسی سے خوش ہوئے وہاں ان لوگوں نے رام چندر جی کے گن اور ان کی خوبیاں دھارن کیں۔ اور ان کے نیک اعمال کا تتبع کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایودھیا کے لوگ، انشور بھکت، نہایت ہی نیک اور خدا ترن بن گئے۔ اور سارے ایودھیا میں رام راجہ (خدا کی حکومت) قائم ہو گئی۔ اور اس کا نتیجہ یہ بھی نکلا کہ وہ سارے لوگ سکھ اور آرام کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔

حضرت رام چندر جی کا عظیم کردار آج بھی دنیا کے لئے مشعلی راہ ہے۔ اور دنیا میں امن اور شانتی کی فضا کو پیدا کرنے والا ہے۔ اسے کاشش! ہم ان کے نمونہ پر عملی کر کے دنیا میں امن، آشتی اور سکون پیدا کر سکیں۔

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی مرم محمد الہی صاحب ایکٹ سے بوجو بائیں ہاتھ میر پرنالچ کے اثر سے فریش میں اجاب سے ان کی کمال محنت یابی کیلئے دعا کا جواز نہ درخواست ہے۔ (خاکسار محمد عبدالعقیم حیدرآباد)

حضرت باباناںک رحمة اللہ علیہ اور ان کی تعلیمات

از محترم مولانا شریف احمد صاحب لہنی فاضل نائٹ امر عامرہ قادیان

باباناںک کار و حمانی مقام
باباناںک کے بھائیوں کے اعتقاد کی رو سے باباناںک کو دھرم کے بانی اور پہلے گورو تھے۔ اور جاعت اجریہ کا عقیدہ ہے جیسا کہ ان کے بارے میں حضرت بابا سلسلہ اجریہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:-
(ا) "اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ باباناںک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدا نے عزت و جل اپنی محبت کا ثمر بت پلانا ہے۔"
(ب) (پیغام صلح ص ۷)
(ج) "بودناںک عارف و مرد خدا رازانے معرفت را راه گشا"
(د) ناںک ایک عارف اور خدا رسیدہ انسان اور الہام پانے والے تھے اور انہوں نے معرفت کے راز خوب کھول کر بیان کر دیئے۔

(ج) "یقین ہے کہ ناںک تھا ملہم ضرور چنانچہ باباناںک زندہ خدا سے کلام کرنے اور اپنے ملہم ہونے نے بارہا خود فرماتے ہیں:-
(ا) "تھا کہ ہرا سدا بلنتنا
ترب جوں کو پر بھردان دیتا" (معدہ ۵)
(ب) "جیسی میں آسے خصم کی بانی
تیسرا کر گیمان دے لالو" (تنگ عدا)
کہ ہمارا خدا ہمیشہ بولتا ہے۔ اور وہ تمام مخلوق کو اپنی بخشش سے نوازتا ہے۔ میرے پاس جیسے جیسے خدا کا کلام آتا ہے وہ لوگوں کو پہنچا دیتا ہوں۔

باباناںک کی پیدائش
باباناںک کی ایک گاؤں رائے بھرنے کی عورتی میں دجوا جلی نشکنہ کہلاتا ہے) مہتہ کالوجی کے ہیں (جو تونڈی کے مہان جاگیر دار رائے بولار کے کارندہ تھے اس کی زمین کا حساب ان کے سپرد تھا) نومبر ۱۶۹۷ء بمطابق ۱۵۲۶ء بکری کو ہوئی۔ آپ کی پیدائش چونکہ منہال میں ہوئی تھی اس لئے ناںک نام رکھا گیا۔ (تواریخ گورو خالصہ ص ۱۹) نیز آپ کی پیدائش کے بارہا میں ایک سلطان فقیر نے آپ کے والد مہتہ کالوجی کو بشارت دی تھی۔ اس کے علاوہ آپ کی پیدائش ایک سلطان داہر کے ہاتھوں ہوئی جس کا نام مانی دوٹاں تھا۔ (رسالہ سنت سپاہی اہم تر نومبر ۱۹۶۱ء)
گورو ناںک جی کی تعلیم
(ا) "گنگھم نے خوالہ سے لکھا ہے کہ میرے تیسریں جو اس علاقہ میں ولی صاحب کرامت۔ صلح کل اور بیہ لاگ پیرانا ہرانا تھا

اور مہتہ کالو کے گھر کے پاس رہتا تھا۔۔۔۔۔ اس نے اپنا تمام علم دینی اور دنیوی گورو ناںک جی کو پڑھایا۔ اور راہ حق کے بڑے بڑے راز بھی بتائے۔
(تواریخ گورو خالصہ ص ۱۹)
(ب) "آپ قرآن شریف کی تعلیم۔ سبھی فقیروں سے سن سنا کر اچھے واقف ہو گئے تھے۔ اس بات کا ثبوت ان کی آخری عمر کی بیان کردہ بانی سے مل جاتا ہے۔"
(پراچین بیٹراں ص ۱۶)
(ج) "۱۵۳۹ء بکری میں ولوی قلب الدین کے پاس فارسی پڑھنے کے لئے بٹھلائے گئے۔ گورو ناںک جی کی عقل اتنی تیز تھی اور حافظہ اتنا اچھا تھا کہ تھوڑے وقت میں ہی آپ نے کافی تعلیم حاصل کر لی۔" (اخبار فتح گورو ناںک نمبر ۱۹۶۱ء)

گورو ناںک کا بچپن اور جوانی

توٹنڈی کے مسلم راجپوت جاگیر دار رائے بولار کو بچپن سے ہی باباناںک سے ایک محبت تھی اس نے مہتہ کالوجی کو کہا:-
"جب تک ناںک بچہ ہے تب تک ناںک جی کی خدمت ہم کریں گے۔ آج سے لے کر ناںک کو پوشاکیں بھی ہم بنا کر دیں گے اور اس کا خرچہ بھی ہم سے لیا کرو۔۔۔۔۔ جتنا تیرے گھر کا روپیہ ناںک نے ضائع کیا سو حساب کر کے مجھ سے لے لو۔"
(جمن ساکھی بلا ص ۲۵)

گورو ناںک جب بچہ ہی تھے رائے بولار نے ایک مرتبہ دیکھا کہ دخت کے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ اور سانپ اوپر اپنا پھن لہرا رہا ہے۔ یہ ڈر گیا کہ کہیں یہ سانپ بچے کو نہ کاٹ لے۔ جب قریب گیا سانپ تو بھاگ گیا۔ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ بچہ گورو ناںک ہے۔ تب سمجھ گیا کہ یہ بچہ ولی اللہ ہو گا۔
جب بابا جی کے والد مہتہ کالوجی نے ایک رقم ان کو بیوپار کے لئے دی تو آپ نے یہ رقم بھوکے درویشوں اور فقیروں کے کھانے پر خرچ کر دی۔ اور یوں ایک سچا سودا کر لیا۔ مہتہ کالوجی اس پر اپنے بیٹے ناںک پر سخت ناراض ہوئے۔ اور مارا بھی۔ جب رائے بولار کو اس واقعہ کا علم ہوا تو اس نے مہتہ جی کو بلایا اور کہا:-
"جب میں نے تم کو حکم دے رکھا ہے کہ جو کچھ ناںک خرچ کریں وہ تم میرے خزانہ سے لے لیا کرو۔ لیکن اس کو کچھ نہ

کہنا۔ پھر تو ناںک پر کیوں ناراض ہوتا ہے کیا کہوں تو ناںک کا باپ ہے نہیں تو ابھی سزا دوں۔"
(تواریخ گورو خالصہ ص ۱۹)
پھر ناںک جی کو رائے بولار نے بغل میں لیا اور بدیشانی کو چوما اور اسی وقت نوکر کو بلا کر کہا کہ ابھی میں روپے گھر سے لا کر کالو کو دیئے جائیں۔ (جمن ساکھی ص ۳۵-۳۸)
اسی صدق کو دیکھ کر بھائی دیر سنگھ جی "رائے بولار" کے بارے میں لکھتے ہیں:-
"وے داتا وہ نین دانکھیں) ہم کو وہ تجھ کو اور تیرے پیاروں کو پہچاننے والی آنکھیں۔ وہ مل آج اے داتے! آج دے ہم کو رائے بولار کی آنکھیں، بابا بے کالو کی سکا آنکھیں نہیں۔۔۔۔۔ اے داتا! دے ہم کو وہ آنکھیں۔ عنایت کر ہم کو وہ آنکھیں۔ آج بھی دیکھیں تجھ کو جس نے دیکھا تھا تجھ کو رائے بولار نے۔"
(گورو ناںک چھٹکار)

باباناںک کی شادی

مہتہ کالوجی نے اپنے بیٹے ناںک کو اپنے داماد بے رام داس کے پاس سلطان پور (ریاست کپورتھلہ) میں بھجوا دیا وہ نواب دولت خان لودھی تھا۔ رائے بولار نے دولت خان کو لکھ دیا کہ ناںک خدا کا پیارا ہے اس کا خیال رکھنا۔ چنانچہ دولت خان لودھی نے ان کو اپنے مودی خانہ کا نگران مقرر کر دیا۔ اور ان سے ہر طرح کا حسن سلوک کیا۔
اور جب گورو ناںک کی بٹالہ میں شادی ہوئی تو رائے بولار اور دولت خان لودھی دونوں نے مل کر سارا ساز و سامان لیا تھی۔ گھوڑے۔ رتھ گڑھے۔ پالکی اور بے شمار دولت اس موقع پر پیش کر کے اپنے صدق اور عقیدت کا ثبوت دیا۔
(ناںک پرکاش)
سلطان پور کے قیام کے دوران باباناںک کے کئی حاسد پیدا ہو گئے۔ آپ نے اتنا کر مودی خانہ کی ملازمت ترک کر کے درویشی جامہ پہن لینے کا فیصلہ کیا۔ جب دولت خان لودھی کا اس کا علم ہوا تو بلا کر کہا:-
"اے ناںک میری قسمتی ہے کہ تیرے جیسا میرا اہل کار فقیر ہو گیا ہے۔"
(میکالف آہاس ص ۲۹)

باباناںک کی درویشانہ زندگی اور مسلمان فقیروں سے ملاقات اور اسلامی متبرک مقامات کی زیارت

باباناںک نے جب درویشانہ زندگی اختیار کر لی تو مسلمان صوفیوں اور فقیروں کی صحبت میں رہے۔ مسلمانوں کے متبرک مقامات کی زیارت کی۔ وہاں چلہ کشی کی (بندادیں) تک کا حج بھی کیا۔ اور اس سفر میں بھائی مردانہ مسلمان آپ کا ساتھی رہے۔ چنانچہ ان امور کا لازمی نتیجہ و اثر یہ نکلا کہ آپ قرآنی اور اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوئے اور یہی اثر آپ کی بانی سے ظاہر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ (۱) - مشہور تاریخ داؤد اکبر تارا چند فرماتے ہیں:-

"It is clear that Nanak took the Prophet of Islam as his model and his teaching was naturally deeply coloured by this fact."
(INFLUENCE OF ISLAM ON INDIAN CULTURE P. 169)

کہ یہ بات بالکل عیاں ہے کہ باباناںک نے پینمبر اسلام کو اپنا اسوہ بنایا۔ اسی لئے آپ کی تعلیمات اس حقیقت سے رنگین و متاثر نظر آتی ہیں۔
(۲) - ڈاکٹر ایس راہا کر ششن سابق صدر مہند فرماتے ہیں:-

"گورو ناںک جی اسلام مذہب کے مسند توحید سے بے حد متاثر تھے۔ اور انہوں نے بت پرستوں کو بہت پھٹکارا۔ خدا تعالیٰ واحد یگانہ ہے۔ اور وہ انصاف بھرا پیار کرنے والا ہے اور نیک ہے۔ غیر محم ہے اور غیر محمد ہے۔ نیز عالم کائنات کا خالق ہے۔"
(گورو ناںک جوت تے سروپ ص ۱۷)
(۳) - "اسلامی صوفی فقیروں نے گورو ناںک جی کے دل پر بہت گہرا اثر ڈالا تھا۔ صوفی جیون اور سچھی مارگ میں متعدد باتیں مشترک ہیں۔۔۔۔۔ گورو ناںک جی کی تعلیم اور صوفی مذہب ایک ہی شکل ہے۔" (گوروت دشن ص ۱۳۷)
(۴) - ایک انگریز مصنف سر جان میکلم لکھتے ہیں:-

"Nanak did not deny the mission of Mohammed. The Prophet was sent, he said, by God"

اس کا شہزادہ

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد رضا فاویانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

از مکتوم مولوی محمد انعام صاغوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

مذاہب عالم کی تاریخ کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہر نبی اور اوتار نے اپنی قوم کے بگڑ جانے اور پھر اس بگاڑ کے زمانہ میں دوبارہ اپنی آمد کی خبر دی ہے لیکن یہ خیال کرنا کہ گویا ہر نبی بنفس نفیس خود ہی اپنی قوم کی اصلاح کی خاطر دوبارہ دنیا میں آئے گا جہاں الٰہی نوشتوں کے مطابق امر محال ہے وہاں عقل سلیم کے بھی خلاف ہے۔ پس ہندوؤں اور مسلمانوں اور سکھوں اور عیسائیوں اور دیگر مذاہب کی کتب میں جو ایک اوتار کی آمد کی پیشگوئی پائی جاتی ہے اور "نہ کلنگ" "امام مہدی" "مسیح موعود" "پرگنہ بنالہ کا گود" وغیرہ ناموں سے اس اوتار کو یاد کیا گیا ہے دراصل یہ سب نام ایک ہی وجود کے لئے پڑے گئے ہیں جو کلنگ کے زمانہ میں موعود اقوام عالم کے روپ میں ظاہر ہونے والا تھا جس کے ذکر یہ کام لگایا گیا تھا کہ وہ تمام قوموں اور جہل مذاہب کے پیروکاروں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے خدا سے واحد کے آستانہ پر بٹھائے۔ چنانچہ ایک ہندو دروان سوامی سچولانا فاتحہ جی نے ۱۹۱۱ء میں رسالہ "سنت میگ" میں اس نظریہ کی تائید کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"سنسار کی ساری دھرم پستکوں میں لکھا ہے کہ اب ایک کسی ایسی ستا کا پیر اور سجاد ہونے والا ہے کہ اس کے آنے سے سارے کشت دور ہو جائیں گے۔ ہندو کہتے ہیں کہ وہ پوران برہم نش کلنگ اوتار دھارن کریں گے۔ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ امام مہدی کا پیر اور سجاد ہو گا۔ سکھوں کا دتھ اس ہے کلنگی اوتار ہو گا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ البشور سے ایک ہو کر پھراریں گے۔ پرتھو اب یہ جانتا شیش ہے کہ ساری ستیا میں پرستک پرستک ہوں گی یا ایک ہی۔ اس کا اثر یہ ہے کہ نہیں یہ ایک ہی ہوں گا۔ ہندو اسے اپنی درشت سے دیکھیں گے مسلمان اپنی سے اور سکھ یا عیسائی

اسے اپنی درشت سے دیکھیں گے۔ (رسالہ سنت میگ ستمبر ۱۹۱۲ء ص ۱۳) بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام (۱۸۳۵-۱۹۱۲ء) کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا جو نبی اللہ فی حلقی الانبیاء کہ تو اللہ کا پہلوان ہے جو تمام بیہوش کامرز زینا کر بھیجا گیا ہے پناچہ اپنی لبت کی غرض و نہایت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں ان گناہوں کو دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں ہوں جو ہندو مذہب کے اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں یہ خیال اور قیاس نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دن بلکہ کئی دن مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔۔۔۔۔ یہ خدا کی وحی ہے جس کے الہام کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔" (لیکچر سیٹنگ) معزز قارئین! یہ زمانہ جزئی اور بدی کی آخری جنگ کا زمانہ ہے۔ جہاں شیطان اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ انسان کو گمراہ کرنے کے دپے ہے وہاں انسان خدا سے اپنے فضل سے ہدایت کے سامان بھی کر دیتے ہیں اور اب اس آخری جنگ میں ہر حال خدا کے رحم کی فتح اور شیطان کی مکمل شکست مقدر ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں دھرم اور مذہب کی طرف میلان بڑھتا جا رہا ہے۔ مذاہب عالم کی چھان بین ہو رہی ہے اور مذہبی آزادی کے اس زمانہ میں مختلف مذاہب کے پیروکار اپنے اپنے مذہب کی برتری ثابت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن اکثر دیکھنے اور سننے میں آتا ہے کہ یہ کوشش کچھ ایسے بخل افروں

پر ہوتی ہیں کہ جس کے نتیجے میں باہمی منافرت بڑھ جاتی ہے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے قریب آنے کی بجائے مزید دوری واقع ہو جاتی ہے بلکہ بسا اوقات فرقہ دارانہ کشیدگی شدید فسادات کا موجب بن جاتی ہے اور مذہب جو ضیاع و روشنی کا سرچشمہ ہوتا ہے چند مفاد پرست افراد کی غلط کاریوں کے باعث بدنام ہو جاتا ہے۔

شہزادہ اس حضرت بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی حسین اور امن بخش تعلیمات کی روشنی میں اس قسم کی بے چینی اور باہمی منافرت اور فرقہ دارانہ کشیدگی کو دور کرنے، مختلف اہل مذاہب کے درمیان جذبہ محبت کو فروغ دینے اور باہم میل بیٹھ کر ایک دوسرے کے نظریات کو سمجھنے کے لئے نہ صرف نہایت زریں اصول دنیا کے سامنے پیش فرمائے بلکہ خود بھی ان پر عمل کر کے دکھایا اور اپنی جماعت کو بھی ان پر کاربند کر کے دکھادیا۔ چنانچہ ۱۸۹۴ء میں جبکہ خاص طور پر مذہبی مباحثات کا ذریعہ تھا اور آپس کی مخالفت بڑھ رہی تھی حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے حکومت وقت کو ایک بیوریل تیار کر کے بھجوایا اور اس کو طبع کر کے شائع بھی کر دیا اس میں آپ نے خاص ضرر پر مندرجہ ذیل میں تجاویز گورنمنٹ کے سامنے رکھی تھیں۔

اول۔۔۔ یہ کہ قانون پاس کر دیا جائے کہ ہر ایک مذہب کے پیرو اپنے مذہب کی خیال تو بیشک بیان کریں لیکن دوسرے مذہب پر حملہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی اس قانون سے نہ تو مذہبی آزادی میں فرق آدے گا اور نہ کسی خاص مذہب کی طرف ذرا ہی ہوگی اور کوئی وجہ نہیں کہ کسی مذہب کے پیرو اس بات پر ناخوش ہوں کہ ان کو دوسرے مذہب پر حملہ کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی۔

۲۔ اگر یہ طریق منظور ہو تو کم از کم یہ کیا جائے کہ کسی مذہب پر ایسے حملے کو جس سے لوگوں کو روک دیا جائے جو خود ان کے

مذہب پر پڑتے ہوں یعنی اپنے مخالف کے خلاف وہ ایسی باتیں پیش نہ کریں جو خود ان کے ہی مذہب میں موجود ہوں۔

۳۔ اگر یہ بھی ناپسند ہو تو گورنمنٹ سے ایک فریق سے دریافت کر کے اس کے مستند کتب مذہبی کی فہرست تیار کر کے اس قانون پاس کر دیا جائے کہ اس مذہب پر ان کتابوں سے باہر کوئی اعتراض نہ کیا جائے کیونکہ اعتراضات کی بنیاد صرف خیال یا جھوٹی روایات پر ہو جنہیں اس مذہب کے پیرو تسلیم ہی نہیں کرتے تو پھر ان کی رو سے اعتراض کرنے کا نتیجہ مابھی بغض و عداوت ترقی کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

افسوس کہ حکومت نے اس وقت تک قیمتی تجاویز کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا اور ان کو معوی خیالی کر کے نظر انداز کر دیا لیکن بالآخر مذہبی فسادات سے نمٹنے کے لئے پورے دس سال بعد یعنی ۱۹۰۸ء میں کو مجبوراً یہ قانون پاس کرنا پڑا کہ ایک مذہب کے لوگوں کو دوسرے مذہب پر حملہ کرنا اور ناروا سختی کرنا درست نہیں اگر کوئی مذہب کرے تو اس پمفلٹ یا مضمون کے چھاپنے والے پر پریس یا اخبار کی ضمانت لی جائے یا اسے ضبط کیا جائے۔

(بحوالہ سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمد احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

آج جب کہ ہندوستان میں سیکولرزم ہے اور ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے جماعت احمدیہ جہل مذاہب کے پیشوایان کو احترام کرنے اور فرقہ دارانہ مباحثات کو فضا کو استوار کرنے کی غرض سے ہر سال جلسہ پیشوایان مذاہب کے انعقاد کرتی ہے اور مختلف مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کرتی ہے تاکہ ایک میٹج سے مختلف مذاہب کے بانیان کی سیرت و سوانح اور ان کی تعلیمات کو پیش کیا جاسکے۔

اس کے شہزادہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام دنیا میں باہمی صلح امن اور آشتی قائم کرنے کی اس قدر تڑپ تھی کہ ۱۹۰۸ء میں اپنی زندگی کے آخری دو تین دنوں میں ایک رسالہ "پیغام صلح" کے نام سے تصنیف فرمائی اور اس کے آغاز ہی میں اہل ہند کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"لے ہر ملن بجا ہو ایہ مختصر رسالہ جس کا نام ہے "پیغام صلح" باوجود تمام آپ صاحبوں کو خود میں پیش کرنا جاتا ہے اور بعد میں دل و دماغ جاتی ہے کہ وہ قادیان

صلح کا اقرار نامہ

ہندو اور مسلمانوں میں ختم ہونے والی صلح کی عمل صورت کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر اس قسم کی صلح نامہ کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین و تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہوں کہ ہم جو سلسلہ کے لوگ ہمیشہ دیو کے مصدق ہوں گے اور دید اور اس کے رشتہوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رتم نادان کی جوتین لاکھ روپے سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کریں لیکن ایسے معاہدہ پر فریقین کے درمیان ہزار سمجھداریوں کے دستخط ہونے چاہئیں۔

الغرض حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے صلح اور آشتی پھیلانے اور امن عالم کے قیام کی ہر ممکن کوشش فرمائی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام اہل مذاہب کے دلوں میں ان زوریں اعلیٰ کی وقعت اور قدر و قیمت کا احساس پیدا کرے اور امن کے شہزادہ کے تئیں دلوں میں محبت و عقیدت پیدا فرمائے۔ دیکھئے کتنے محبت بھرے الفاظ میں نوع انسان سے بچی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

دو تین کھال ادب وانکسار حضرت علامہ - خاندان و علماء عیسائیان و ہندوان ہندوؤں اور یان کو یہ اشتہار پہنچا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ مجھے والدہ جہاں اپنے بچوں سے بلا اس سے بڑھ کر میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور عقوبت اور شرک اور ظلم اور ہر ایک برائی اور نا انصافی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

(اربعین نمبر)

آپ صاحبوں کے دلوں میں خود اہام کرے اور ہماری ہمدردی کا راز آپ سے دلوں پر کھول دے تا آپ اس درشتانہ تحفہ کو کسی خاص مطلب اور نفسانی غرض پر مبنی تصور نہ فرمائیں۔ اس مختصر رسالہ میں حضور علیہ السلام نے بھی صلح اور آشتی اور امن عالم کے لئے جو ذریعے اصول بیان فرمائے ہیں ذیل میں ان کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ تاریخ انراہ کر سکیں کہ موعود اقوام عالم فی الراقی اس کا شہزادہ تھا اور آج بھی دنیا اسلام کی ان حسین تعلیمات پر کار بند ہوجائے تو دنیا سے بے چینی اور فساد کا قلع تیس ہو سکتا ہے۔

ہر قوم میں نبی گزرے ہیں

پیشوا یان مذاہب کے احترام کے سلسلہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے قرآن مجید کی پہلی سورہ سورت فاتحہ کی سب سے پہلی آیت الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے کسی قوم کے ساتھ فرق نہیں کیا اور سب کو اپنی ربوبیت سے فیضیاب کیا ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہر ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کے سامان کئے اسی طرح ہر ملک اور قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ایک اور جگہ آیا ہے وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ کہ کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی نبی رسول نہیں بھیجا گیا۔

پیشوا یان مذاہب کا احترام فروری

حضور علیہ السلام نے واضح الفاظ میں اس بنیادی امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ مختلف قوموں کے درمیان اسی وقت حقیقی صلح ہو سکتی ہے جب ایک قوم دوسری قوم سے مقبول پنہنہ اور مقبول الیامی کتاب کو عزت و کرم کی نگاہ سے دیکھے آپ نے فرمایا ان قوموں میں ہرگز سچا افاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی اور اوتار کو بدی یا بد زبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں اس تعلق میں آپ نے اپنے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں نسبت ہرگز بد زبانی نہیں کرتے بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جو مقدر دنیا میں نبی آئے اور دنیا لوگوں نے ان کو مانا اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور عقدا میں گزارا تو بس یہی ایک دلیل ان کی پکار رکھانی ہے کیونکہ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت و دردی کو ہرگز نہیں دیتا۔

انسوسے اہمات حضرت مولوی محمد دین صاحب پانگے

انابیلہ وانا الیہ راجعون

قادیان ۳ شہادت (اپریل) - روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۰ مارچ ۱۹۴۲ء کے حوالے سے ہم اپنے تاریخ نگہرے ذریعہ اور انسوس کے ساتویں انورہ ناک خبر پہنچا رہے ہیں کہ سلسلہ کے ایک نہایت مخلص و ممتاز خادم بے نفس واقف زندگی اور مستجاب الدعوات بزرگ حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخ ۸ مارچ ۱۹۴۲ء کو بعد تقریباً ۱۰۲ سالوں واریانی سے رحلت فرما کر عالم جاودانی میں اپنے مولا نے حقیقی سے جا ملے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولوی صاحب کو ۱۹۰۱ء میں ولیم تقریباً ۲۰ سال) سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و ہمدی موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں گزارا حضرت مولوی صاحب کا بابرکت وجود ہر قسم کے تکلف اور تصنع سے بالکل پاک اسلامی تعلیمات کا حسین مرتع تھا۔ آپ ۱۹۰۳ء میں اپنے وطن لاہور سے ہجرت کر کے قادیان تشریف لائے اور پھر ہمیشہ کے لئے یہیں کے ہوئے۔ ستمبر ۱۹۰۷ء میں جب سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام نے وقف زندگی کی پہلی منظم تحریک فرمائی تو حضور علیہ السلام کی آواز پر والہانہ لبیک کہنے والے ابتدائی تیرہ خوش نصیب قدم میں آپ کا نام سب سے پہلے تھا۔ حضور علیہ السلام نے آپ کی درخواست و تق پر اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا:-

نتیجہ نکلنے کے بعد اس خدمت پر لگ جائیں

چنانچہ آپ اپنے آقا کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں علیگڑھ سے متعارف التحصیل ہوتے ہی مستقل طور پر خدمت سلسلہ میں کر لیتے ہو گئے بحیثیت طالب علم جہاں آپ ہر امتحان میں امتیازی کامیابی حاصل کر کے وظائف کے مستحق قرار پاتے رہے وہاں علی میدان میں آپ کو ایک بے عرصہ تک جماعت کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کی سربراہی کا اعزاز حاصل رہا چنانچہ ۱۹۰۹-۱۰ء میں آپ کا تعلیم الاسلام سکول قادیان میں بحیثیت سینئر ٹیچر شروع ہوا تقریباً ۱۹۱۲ء سے ۱۹۲۱ء تک آپ اسی سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے اس دوران آپ نے کچھ عرصہ ریلوے آفیسر اور ڈاکٹر کی ادارتی ذمہ داریاں بھی نبھائیں جنوری ۱۹۱۳ء سے دسمبر ۱۹۱۵ء تک آپ امریکہ میں تبلیغ اسلام کے فرائض انجام دیتے رہے اور وہاں سے واپس آنے پر ۱۹۲۶ء سے ۱۹۲۷ء تک دوبارہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول قادیان اور ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۷ء تک ہیڈ ماسٹر نذر نہت گزرائی سکول قادیان کے ام عہدوں پر مامور رہے ملکی تعلیم کے بعد اکتوبر ۱۹۲۷ء سے اپریل ۱۹۲۷ء تک آپ بحیثیت ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور ۱۹۲۷ء سے ۱۹۲۸ء تک صدر صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔ گویا ۱۹۰۷ء سے ۱۹۲۸ء تک ۲۱ سال طویل عرصہ آپ اپنے عہد و وقف و عہد خدمت کو نہایت شاندار اور قابل رشک انداز میں نبھا کر ایک حسین اور بہترین نمونہ قائم فرمایا اللہ جل جلالہ فی اعلیٰ علیہ السلام محترم حضرت مولوی صاحب کی ان بے لوث نمایاں اور طویل المدت خدمات جلیلہ کو خراج تحسین ادا کرنے ہوئے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین طیفہ اسیح الرابع ایہ اللہ افاقالی بصرہ العزیز نے مورخ ۱۸ مارچ ۱۹۴۲ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:-

عاب آخر پر میں ایک ایسے داعی الی اللہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو تین روز قبل ہم سے جدا ہو گیا یعنی حضرت مولوی محمد دین صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۷ء میں جب پہلی مرتبہ وقف زندگی کی تحریک فرمائی اور دوستوں کو اس طرف بلایا کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیں اور دین کی نصرت کے لئے حاضر ہوجائیں تو وہ تیرہ خوش نصیب جنہوں نے سب سے پہلے اس آواز پر لبیک کہا تھا ان میں ایک حضرت مولوی محمد دین صاحب بھی تھے اور پھر تمام عمر بڑی وفات کے ساتھ اس عہد کو نبھایا ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۷ء تک آپ بہت کامیابی کے ساتھ امریکہ میں تبلیغ اسلام کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ ان درساؤں کا تذکرہ کرنا تمام عمر آپ ایک نہایت ہی پاک نفس اور درویش صفت انسان کے (باقی صفحہ پر دیکھئے)

یوگیاں شری کرشن جی مہاراج اور انکا پیغام

از مکرم خورشید احمد صاحب پربھا کر قادیان

آج سے تقریباً تین ہزار سال پہلے شمالی ہندوستان کی ایک ریاست متھرا میں یوگیاں شری کرشن جی مہاراج کا جنم ہوا۔ آپ کے والد دستو دیو جی اور والدہ دیوی جی دونوں آپ کے حقیقی مائیں راج کرشن کی جیل میں قید و بند کی پرستش و زندقہ گزار رہے تھے کیونکہ راج کرشن کو نجومیوں نے بنا رکھا تھا کہ اسے اور اس کے تاج و تخت کو تباہ و برباد کرنے والا اس کی ہمشیرہ کا ہی ایک لخت جگمگ چنانچہ اسی خوف سے کنس نے اپنے بہنوئی اور بہن کو قید کر رکھا تھا اور ان کے ہاں جو بچہ بھی پیدا ہوتا اسے مروا دیتا تھا شری کرشن جی مہاراج کی ولادت باسعادت سے قبل آپ کے سات بہن سبھی جاتی موت کے گھاٹ اتارے جا چکے تھے۔

شری کرشن جی مہاراج جیل کی اس کا کال کو کٹھری میں پیدا ہوئے۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق آپ کو راتوں رات بھری برسات میں جانا کے اس پار گوگل کے علاقہ میں "نند" نامی گوائے کے ہاں لے جایا گیا اور آپ کی جگہ نند کی نوزائیدہ معصوم بچی راج کرشن کے ظلم کی دیدی پر پھینٹ چڑھا دی گئی۔

شری کرشن جی مہاراج "نند" اور "یشودھا" کے ہاں گوگل میں پردان چڑھے حتیٰ کہ جب کنس کی تباہی کا موعود وقت آ پہنچا تو اسے جباروں کرشن کے ذریعہ معقول کے خون سے رنگی ہوئی کنس کی لہجہ و لہجہ ہمیشہ کے لئے پیٹ دی گئی اور اس کی جگہ بدل والی صاف کارا جیہ قائم کیا گیا۔

اس وقت ہستنا پور موجودہ (دی) کی حکومت کو رول اور پانڈوں میں تقسیم ہو چکی تھی دونوں فریقوں میں اختلافات رونما ہوئے، جو رفتہ رفتہ انتہائی نازک اور خطرناک صورت اختیار کر گئے۔ شری کرشن جی کی رشتہ داری چونکہ دونوں فریقوں سے تھی اس لئے آپ دونوں میں صلح کرانے کی کوشش کرتے رہتے تھے مگر کورول کا ظلم و ستم اور ملک گیری کی ہوس بڑھتی ہی چلی گئی تھی کہ انہوں نے پانڈوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے ایک طویل اور فیصلہ کن جنگ کی تیاری شروع کر دی جو تاریخ میں جنگ مہا بھارت کے نام سے

معلوم ہے۔ پانڈو چونکہ مظلوم اور کمزور تھے اس لئے شری کرشن جی نے اس جنگ میں ان کا ساتھ دیا چنانچہ اس جنگ کا راز میں آپ کی وہ انقلاب خیز شخصیت اُبھر کر سامنے آئی جس نے نہ صرف اس مختصر ماحول بلکہ ساری دنیا پر سلسلہ تاریکیوں کو دور کر کے کائنات کو نئے نور بنا دیا۔ شری کرشن جی نے میدان جنگ میں جو روح پرور اہمیت اور جن کو پلایا وہ شرمندہ شہادت گیتا کے روپ میں موجود ہے۔

گیتا گیان

جس زمانے میں شری کرشن جی مہاراج اصلاح خلق کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس زمانے کا سماج شرک و بت پرستی اور بے شمار اخلاقی و ذہنی احوال میں گرفتار تھا کئی قسم کی بد رسومات نے مذہب کی جگہ لے رکھی تھی۔ باہمی نفرت چھوٹا چھپات اور نقد ان مسادات کی وجہ سے سماج کا ایک بہت بڑا حصہ نہ صرف غربی کی سطح سے نیچے یا اس دنا آمدی کی زندگی گزارنے پر مجبور تھا بلکہ انسانی پیکر حیوانات کا سا حیوان

توحید

یہی حالات میں شری کرشن جی نے واحد لاشریک ازل وابدی غیر متغیر اور قادر مطلق خدا کا تصور پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے

پرے غیب سے بھی ہے اک ذات غیب وہ ہستی فنا کا نہیں جس میں غیب (گیتا ۱۱/۱)

کسی کی نہ کچھ بات باقی رہے فقط اک ہی ذات باقی رہے وہی ذات نور علی نور ہے جو تار میکوں سے بہت دور ہے (گیتا ۱۱/۱)

تو لجا دما داسی کو بنا اسی ذات میں اپنی ہستی لگا (گیتا ۱۱/۱۸)

گیتا کا پیش کردہ توحید باری تعالیٰ کا یہ تصور بہت حد تک اسلام کے پیش کردہ نظریہ توحید سے مطابقت رکھتا ہے۔ قرآن

کریم میں خداوند وحدہ لاشریک کا تصور یوں پیش کیا گیا ہے کہ

"اللہ اکبیر معبود ہے۔ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ سب اس کے محتاج ہیں اسے کسی نے نہیں جانا اور نہ اس نے کسی کو جانا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔" (سورہ اخلاص)

شرعیہ شہادت گیتا نے فرمایا ہے کہ:-

"میں اجنا، اوتامشی رسد قائم بذات) اور مالک کائنات ہوں۔ تاہم اپنی پرکرتی کو اپنے ماتحت کر کے اپنی یوگ مایا سے ظہور پاتا ہوں۔"

(گیتا ۱۱/۱)

کس نے اور جن نہیں کچھ بھی میرے سوا نہ ہے تجھ سے بڑھ کر کوئی دوسرا پر دیا ہے سب کچھ میرے تار میں کر میرے ہوں جیسے کسی ہا میں (گیتا ۱۱/۲)

نجات

انسان چونکہ فطرتاً آسانی و آسائش، فلاح و بہبود اور نجات چاہتا ہے اس لئے تمام مذاہب نے نجات پر زور دیا ہے۔ یوگیاں شری کرشن جی مہاراج کے زمانہ میں حصول نجات کے لئے کرم کا مذہب تپ، یوگا اور ریاضت جیسی بے شمار پیچیدہ رسومات کی ادائیگی اپنی ذات میں ایک تکلیف نالا یگانہ بن چکی تھی دوسری طرف جنس کوڑھوی ویتاؤں کی پوجا اور ان کی خوشنودی کے حصول کے لئے مسلسل کوشش کے علاوہ ایک لاکھ چوراسی ہزار جڑوں کے مرن جنم کا پیکر ان سب نے انسان کو نہ صرف تنو طیت و ناپوسی کا شکار بنا رکھا تھا بلکہ رجن اور دیوانہ خدا کی ہستی تک کا منکر بنا دیا تھا ایسے مایوسی کے دور میں شری کرشن جی مہاراج نے مایوسی اور کاپالی کا شکار جنتا کے لئے یہ فرما کر بلا واسطہ نجات کا دروازہ کھول دیا کہ:-

"ہے رجن! تیرا کم کرنا، کھانا پینا ہوں کرنا۔ یکم کرنا، دان دینا اور تپ کرنا سب کچھ میری رضا کی خاطر ہی ہونا چاہیے (گیتا ۱۱/۹) ایسا کرنے سے تو مجھے پالے گا (گیتا ۱۱/۹)

ترجمہ بابو لال چند جی و حنا جرنلٹ ذیل گولڈ میڈلسٹ اور تیسرے نمبر اور ہندی ترجمہ گیتا پریس گوڑھ پور) یونکہ نجات ہر انسان کا مبدائی حق ہے اس لئے شہادت گیتا اور قرآن عظیم نے نجات کو کسی مخصوص طبقے کی اجارہ داری نہیں سہرا دیا بلکہ عورت مرد اعلیٰ ادنیٰ حتیٰ کہ گندہ کار کو بھی نجات کا مقدار سہرا دیا ہے جیسا کہ گیتا ۱۱/۳۰-۳۱ میں آتا ہے کہ لے رجن! چری (خدا تعالیٰ کی) شرن اکر ادھی، عورت دلشیا، کنجری اور شہور سمجھو اعلیٰ مقام موکش (مکتی) کو پا لیتے ہیں۔ (ترجمہ بابو سبگوان واس سبگوان پبلسر شہادت گیتا ۱۱/۳۰) ہے جو کرتے ہیں خانہ عبادت میری جو یکدل ہوں جی میں نہ رکھیں دوتی کر دل حاجتیں ان کی پوری تمام وہ میری خلافت میں ہوں صبح شام (گیتا ۱۱/۳۱)

قرآن پاک میں آیا ہے کہ:-

"جو کوئی ایمان کے مطابق اعمال بجالائے گا چاہے وہ مرد ہو چاہے عورت ہو وہ اور اس کے ہم شریک ہوگا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی جنت میں داخل ہوں گے اور انہیں اس میں بغیر حساب کے انعامات دیئے جائیں گے۔" (سورہ مؤمن ۶۴)

شری کرشن جی مہاراج کا پیغام

جب گھنا چاندوں طرف ہر دم کی بھائی ہوئی روح کی کشتی ہو بحر عم میں چکرائی ہوئی کرشن کا پیغام و نقش ہے پیام زندگی ہوتی ہے روشن اسی کو کب سے شاہ زندگی شری کرشن جی مہاراج نے گیتا میں ایک غیر متبدلی اصول یہ بیان فرمایا ہے کہ جس طرح مادی دنیا کے لئے قدرت نے نظام شمسی، سورج چاند اور ستارے طفت و تارگی کو قدر کرنے کے لئے ایک محکم نظام بنایا ہے جو ابتداء تخلیق عالم سے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ اسی طرح روحانی دنیا کے واسطے بے دینی اور گمراہی کے ازالہ کے لئے سلسلہ رسالت و خلافت جاری فرمایا ہے جو تخلیق آدم سے جاری ہوا اور قیامت تک چلنا چلا جائے گا جیسا کہ فرمایا:-

"میں ازل سے ہوں اور تو بھی ازل سے تھا۔ یہ را ہے اور تمام خلقت ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہی گے (گیتا ۱۱/۱)

یعنی نوع انسان ابتداء سے چلی آ رہی ہے ان کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیشہ سے اوتار و اولیا سلسلہ رسالت جاری

فرمایا ہوا ہے۔ جب بھی دنیا میں بے دینی اور گراہی پھیل جاتی ہے۔ دھرم مٹ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ یقیناً مجھے کے مطابق "فردوس کی جہاں پریش کو بھیج دیتے ہیں۔"

واخبار پرنٹنگ پریس کرشن نمبر ۱۹۵۰ء

جب جب ہوت دھرم کی بانی باڑھیں اُترادھم! بھیمانی تبت دھرمی ہری وودھ شری ہرانی کر پاندھی سجن پیرا (گیتا ۱۰/۲۷)

کلجک اور ظہور برزور کرشن جی مہاراج

آج کلجک کی بے دینی، گراہی، ظلم و ستم اور ان کے خطرناک نتائج اپنے انتہائی جرم پر ہیں سبھارت داسی اپنے چاروں طرف بد اخلاقی، گراہت، کوریشن، سینہ زوری دھاندلی، بے انصافی اور دیگر بد عنوانیاں دیکھتے ہیں۔ اور بڑے دکھے ہوئے دل سے کرشن جی کو پکارتے ہیں۔

"اک بار پھر سے آجا کٹھنیں چرانے والے پرتاپ جالندھر ۳۰ اگست ۱۹۶۲ء"

جب سے دنیا بنی ہے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ خدا اور اس کے رسولوں کی باتیں غلط ثابت ہوئی ہوں۔ پھاڑ تل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے دعوے نہیں ٹل سکتے کیونکہ جس بات کو کہے کہ کروں گا ایسے فرد ملتے نہیں وہ بات خدا ہی ہے تو ہے

اخبار ہند سماچار جالندھر نے ۲۳ اگست ۱۹۶۳ء میں مزاحیہ کالم میں شری کرشن کے اوتار لینے کے بارے میں لکھا کہ:-

"تیس جنم لینے کے لئے آتزا تو ہمیں لیکن سبھارت کا ماحول مجھے کچھ بھی نہیں.... سارے کا سارا ہندوستان واگھنوں سمیٹنا کی دعا را میں بہر رہا ہوتا.... اب اس دیش میں ہینوں شراب کی بوتلوں بناؤ بیڑوں

سفید مٹی کے برتنوں فلمی ایکٹروں شرابیوں اور مہذب ویشیوں کے درمیان انسانی جامہ میں جنم لے کر کچھ نہیں کر سکتا جہاں لیڈروں میں پانگھنڈ، سادھوؤں میں پانگھنڈ، گریٹھوں میں پانگھنڈ، اساتذہ میں پانگھنڈ، ایسے سبھارت میں جنم لے کر کیا سداکار سکتا ہوں میں دھرتی پر آتزا اور اب واپس کشیر ساگر جا رہا ہوں۔"

خوشخبری

حقیقت یہ ہے کہ شری کرشن جی اول کی امر بانی کلجک میں بڑی آسپ کتاب سے پوری ہوئی اور بروزی رنگ میں ان کی خوب اور اوصاف حمیدہ سے متصف حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام مبعوث ہوئے آپ نے فرمایا:-

"جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے بھیج موعود کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جس سے زمین پر ہوگی جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجا کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یہ کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کا رو سے وہی ہوں۔ (لیکچر سیالکوٹ)

اسی طرح آپ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:-

"مبارک وہ جن نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب اوتاروں میں سے آخری اور ہوں جو قسمت ہے راجا مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کرشنی لوح ص ۵۶)

کہا تھا گوتم بدھ علیہ السلام - بقیہ صفحہ ۱۱۱

۱ اور اب میرا فرض ہے کہ وہ مردوں کو آزاد کر دوں۔ (بدھ کے اعمال مصنفہ اشرا گوشتا)

بالآخر جہاں تا بدھ کا مٹی کے قریب ہرن پار میں پہنچے جہاں ان پانچ راہوں کے جرابھی رہبانیت کے طریق پر ہی کا مزن تھے تھے۔ جب انہوں نے جہاں تا بدھ کو اپنی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ ہمارا دوست سدھارت ہے جس نے ریاضت چھوڑ کر تنعم کی زندگی اختیار کر لی ہے۔ جب جہاں تا جی ان کے قریب پہنچے تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے کہا:-

"تم یہ مت خیال کرو کہ وہ دنیوی لذات کو تینہ کرتا ہے اور عیش کی زندگی بسر کرتا ہے بلکہ اس نے اعتدال کا راستہ معلوم کر لیا ہے۔ جو شخص مایا (دولت) کے بدھن سے آزاد نہیں ہوا اس کو گوشت اور مچھلی سے پرہیز کرنا، ننگے بدن پہننا، سر منڈوانا، چٹا رکھنا، کھیل پہننا، راکھ ملنا، گنی دلوٹا کے لئے یگ کرنا اور جہل میں کھڑا رہنا اور دیگر اس قسم کے پراشیت کے کام پاک نہیں بنا سکتے۔"

(بدھ دیاجی کی سوا شجری مؤلف شردھے پرکاش جھہ روم)

کچھ عرصہ کے بعد جہاں تا بدھ اپنے تپا شدھو دن کے پاس کھیل دستو تشریف لے گئے اپنے تپا کو راہ حق کی تبلیغ کی اور انہیں اپنی معجزانہ طاقتیں بھی دکھلائیں راجا شدھو دن بہت خوش ہوئے اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے اس کے بعد سلسلہ ہیبت بڑھتا گیا اور ہیبت سے لوگ آپ کے دائرہ ہیبت میں داخل ہو گئے۔

سفر آخرت

پینتالیس سال تک جہاں تا گوتم بدھ باقاعدہ اپنے مشن کی تبلیغ و اشاعت کے کاموں میں لگے رہے اور اپنے ہیبت سے متبیین کو پرجا وک بنا کر دور دراز علاقوں میں بھیجا۔ تبلیغ حق کے فریضہ کو سر انجام دیتے ہوئے اپنی آخری عمر میں جب کٹھنیں نگر پہنچے تو ایک دریا میں نہلے اور اپنے ایک شاگرد آندا کو جو اس وقت آپ کا مسافر تھا حکم دیا کہ دو درختوں کے درمیان میرا بستر تیار کر دو کیونکہ آج رات کے دوران میں میں نردانا میں داخل ہوا رہاؤں گا اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملوں گا۔ آندا نے جب یہ الفاظ سنے تو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، حکم کی تعمیل کی اور دوسرے شاگردوں کو اس کی اطلاع دی جب کچھ شاگرد غمزدہ دل لے کر جہاں تا بدھ کے گرد جمع ہوئے تو آپ نے انہیں مخاطب ہو کر کہا کہ

"اس خوشی کے موقع پر غم کرنا مناسب نہیں۔ تمہاری مایوسی بالکل بے وقعت ہے تمہیں تسلی رکھنی چاہئے اس انتہائی مقصد کو پانا بہت مشکل ہے اور میں نے کئی لمبے ادوار تک اس کے حصول کی کوشش کی ہے اور اب اس کے حصول کا وقت آ گیا ہے جب یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے تو نہ مٹی نہ پانی نہ ہوا نہ آگ نہ کوئی اور چیز اس ابدی خوشی میں خلل ڈالتی ہے۔ یہ ایک ایسا مقام ہے جو ظاہری حواس کے دائرے سے باہر ہے۔ ایک ایسا سکون ہے جو چھینا نہیں جا سکتا۔ یہ سب سے اعلیٰ مقام ہے، تو پھر اس پر انھوں نے کیا مٹی؟"

بالآخر نہایت سکون اور اطمینان کی حالت میں شہا کا برگزیدہ بندہ خدا سے جا ملا۔

انا لله وانا الیہ راجعون۔ ناریب جہاں تا گوتم بدھ کی تعلیم، بنیادی اصول اور دنیا میں آپ کی شہرت اور مقبولیت و نظیرہ ایسے اسباب ہیں جو ہمیں ان بات پر مجبور کرتے ہیں کہ آپ کو بھی خدا تعالیٰ کا ایک برگزیدہ انسان تسلیم کیا جائے اور اس شرف سے گریز یقیناً حق سے چشم پوشی ہوگی کہ جہاں تا بدھ علیہ السلام جس دیگر نبیوں کے مشعلوں و شعلوں اور نبیوں کی طرح اللہ تعالیٰ سے ایسے گمان اور معرفت حاصل کر کے ہی نوع انسان کی اصلاح کی غرض سے آئے تھے۔ ہزاروں ہزار درود و سلام ہمارے سید و مراد خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کر کے آپ نے وانے سست اسی الاضلا فیہا فذخیرہ کی عام نفاذی کر کے جہاں تمام انبیاء اور برگزیدہ رسولوں کی صداقت ثابت فرمادی دہاں امت کو ان کے عزت و اکرام کو قائم رکھنے کی تلقین بھی فرمائی۔

۱۲ ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محرم حضرت مولوی محمد دین صاحب کو جناب نیم میں اپنے آقا کا قرب عطا فرمائے اور آپ کی المناک و ذات سے جاغت میں جہ عظیم خلاؤ نہا ہوا ہے اے اپنے فضل خاص سے پُر کرے

امین اللہم امین

مذہب و مصلحت اور دنیا کی دولتیں

لہذا پروردگار نے کوئی نام نہایت نہیں رکھی کوئی شکر نہیں تھا ایسا بھیجا ہوا جو بد تھا جو خدا کی راہ میں کچھ کر جلتا تھا۔ ذکر الہی سے ہمیشہ آپ کی زبان تر رہتی آپ زندگی کے آخری سال تک داعی الی اللہ رہے۔ بستر پر پڑا ہوا بنفہا ہر ایک ایسا وجود تھا جو دنیا کی نگاہ میں ماکارہ ہو جاتا تھا مگر جیسا کہ میں پہلے تقریر میں بیان کیا تھا جب میں زمین سے واپس آیا اور حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو پہلی بات جو انہوں نے کہا وہ یہ تھی کہ میں کہیں کے مشن اور آپ کے دعوے کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا رہا ہوں۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ کی دعائیں مجھے پہنچتی رہیں اور میں ان کو خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضلوں کی صورت میں آسمان سے برستے ہوئے دیکھتا تھا کون جانتا ہے کہ کتنا بڑا حصہ مولوی صاحب کا تھا اس کامیابی میں جو اس سفر کو نصیب ہوئی۔"

ادارہ مبدی حضرت مولوی صاحب کی اندوہناک وفات پر مجلس اہلکاران کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں دستہ بردار

انتخاب زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

مجذ مجالس انصار اللہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر مجلس فوری طور پر اپنے زعمیم کا انتخاب کرے اور دفتر انصار اللہ مرکزی سے منظوری حاصل کرے۔

مہربانی فرمائے جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان مبلغین و معتدین اور ان کے بھائیوں کو اس کی نگرانی فرمادیں اور اپنی اپنی جماعتوں میں جہاں مجالس انصار اللہ کا قیام ہو سکتا ہے وہاں مجالس کا قیام کر کے زعمیم کا انتخاب کرے اور اس کی رپورٹ دفتر مرکزی کو ارسال فرمائیں۔

نوٹ: ہر منتخب شدہ زعمیم و ناظم صوبہ اپنی مجلس عاملہ نامزد کر کے اس کی منظوری حاصل کرے۔
صدر مجلس انصار اللہ مرکزی بھارت

یوم والدین

مجذ مجلس ہائے اطفال الاہلیہ بھارت مورخہ ۲۱ بروز اتوار یوم والدین کی تقریب منعقد کرے جس میں اطفال کے علمی و درسی مقابلے جات کرانے کے ساتھ ساتھ ایک خصوصی اجلاس منعقد کرے جس میں والدین کو مدعو کر کے انھیں اپنی اطفال کے سلسلہ میں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی جائے۔ یوم والدین کی رپورٹ مرکز میں بھی ارسال فرمائیں۔
ہر قسم اطفال الاہلیہ مرکزی

درخواستہ دعائے دعا

مجذ محترمہ سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان مبلغ بارہ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بیٹے عزیز عبد العظیم ناصر کی بہتر ملازمت اور عزیز عبد العظیم طاہر کو درپیش پریشانیوں کے ازالہ نیز محترمہ اچھا ناظمہ صاحبہ نزیل شتا جہانپور کی کامل صحت و شفا یابی کے لئے۔
محترمہ حسن آرا نور شید صاحبہ بھاکپور اپنی اور اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔
محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب درویش مرحوم اپنے والد مکرم کریم بخش صاحب ساکن بلوچ جو عمر صد قریباً تین ماہ سے بیمار ہیں کی صحت و سلامتی کے لئے۔
مکرم منظور علی خان صاحب ابن مکرم مبارک احمد خان صاحب کیرنگ نئی ملازمت ملنے کی توشیحی میں مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اس ملازمت کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے۔
محترمہ عزیز میر سجاد احمد صاحب ابن مکرم ناصر میر عبد القیوم صاحب چک امیر چوہ (کشمیر) اپنی اور اپنے والدین کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔
محترمہ مکرم اسے کے زبیر احمد صاحب کلکتہ سے مکرم بخش الہی صاحب سہگل کلکتہ اور اپنے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب کی کامل صحت و شفا یابی اور دینی و دنیوی ترقیات نیز بیٹی عزیزہ نبیلہ سلمہا کی صحت و سلامتی اور اچھے اسکول میں داخلہ ملنے کے لئے۔
محترمہ امینہ القیوم صاحبہ تاجر اڑلیہ اپنے بڑے بیٹے عزیز شکیل احمد کی اتقان فائینل آئی اسے اور چھوٹے بیٹے عزیز ندیم احمد کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے۔
محترمہ فدیہ سید صاحبہ اہلیہ مکرم مزمل احمد خان صاحب بوکارو (بہار) اپنے بھائی عزیز طارق احمد کی اتقان میں نمایاں کامیابی نیز والد مکرم غلام محمود علی صاحب۔
محترمہ مکرم آفتاب الدین خالص صاحب والدہ اور داوی محترمہ کی صحت و سلامتی اور خود کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔

محترمہ مکرم عبد العظیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آسٹور نزیل قادیان رقم طراز ہیں کہ مکرم غلام محمد صاحب ماگہ سے آسٹور عمر صد تین ماہ سے بیمار ہیں۔
محرمہ مرصوف خائفہ ذات ہیں مبلغ بیس روپے ادا کر کے اپنی کامل صحت و شفا یابی کے لئے۔
محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ (کشمیر) اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور رضائے الہی کے حصول کے لئے۔
محترمہ مکرم کشیم احمد صاحب کشیم ساکن اونڈ گام (کشمیر) اپنی اور اپنے برادران مکرم جاوید احمد صاحب مکرم پرویز احمد صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات اور والدہ محترمہ کی کامل صحت و شفا یابی کے لئے۔
محترمہ شفیق احمد صاحب شمشاد یادگیر بیار ہیں کامل صحت و شفا یابی کے لئے قارئین کی خدمت میں دعائے درخواست ہے۔ (ادارہ)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم ترین ہے جس کی ادائیگی کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکید اور شہاد فرمایا ہے۔ قرآن شریف میں جہاں ہمیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں زکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے جماعت کے اکثر دوست قرآن پاک کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس اہم ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں۔

نفاذت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے لیکن مسائل زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث اس اہم ذمہ داری فریضہ کی ادائیگی کی طرف ملاحظہ توجہ نہیں لگاتے ہیں۔ لہذا عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحب نصاب افسراد کا جائزہ لیں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے زکوٰۃ کی آمد مرکز میں بھجوانے کا انتظام کر کے ممنون فرمادیں۔

مسائل زکوٰۃ سے متعلق نفاذت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوا دیا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر رسالہ ارسال کر دیا جائے گا۔

ناظر ہیت المال آمد قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال قریب الختام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال آخر اپریل ۱۹۸۳ء تک ختم ہو رہا ہے۔ ایک سرسری جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جماعتوں کے ذمہ لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ چندہ منہ سالانہ) کی ان کے ذمہ بچت کے باقی ادائیگی میں کافی کمی ہے جس کی ادائیگی کی طرف افسردہ ہر جماعت کے صدر صاحب اور سیکرٹری مال کی خدمت میں لکھا جا رہا ہے۔ بذریعہ سرکلر ہذا افسراد جماعت اور عہدیداران مال کی خدمت میں خصوصیت کے ساتھ اپنے ذمہ بقایا جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس درخواست کے ساتھ کہ وہ براہ مہربانی اپنے ذمہ چندہ جات کی رقم مالی سال ختم ہونے سے پہلے ادا کر کے عند اللہ تبارک و تعالیٰ سیکرٹری مال ایسی رقم ۳۰۰ روپے میں جمع کر کے بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔
”یہ درست ہے کہ قحط اور ہنگامی کے دن ہیں۔ اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن یہ بھی تو ایسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بچت سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بچت سے بچو آمد کم ہو جائے تو آپ سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائے گی۔ مخلص اور غیر مخلص میں جو فرق ہوتا ہے۔ غیر مخلص تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ اور مخلص یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدانے بھیجی ہے اور کچھ نہیں ہے اور میری خوشی سے وارد کر لیتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کا عہدہ ٹھنڈا ہو جائے اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔ پس مخلص نہیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں اور سلسلہ کے کام نہ ٹکیں۔ اور سلسلہ کا کام آپ نہ کریں گے تو کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ اس قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں اخلاص اور ایمان کے طریقے سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خداتعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ آمین۔“ (برادر ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

حضرت مصلح موعود کا مندرجہ بالا ارشاد سزید کسی نشریہ کا محتاج نہیں ہے۔ مبارک ہیں وہ مخلص جماعت جو اپنے مشکل حالات میں بھی اپنی مالی قربانیوں کے سبب کو بلند رکھتے ہیں اور اپنی آمد پر اپنے ذمہ لازمی چندہ (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ چندہ سالانہ) کو باشرح سو فیصدی ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں۔ العافیات اور برکات سے حصہ پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
ناظر ہیت المال آمد قادیان

بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ لقیہ صفحہ (۵)

انسان کے لئے ایک عظیم رحمت ہے۔ آپ کی ان بیش بہا تعلیمات اور اسوہ حسنہ کو اگر آج کی مہذب دنیا اپنا رہنے کی کوشش کرے تو آج ہماری دنیا گہوارہ امن بن سکتی ہے۔ دنیا کے پیچیدہ نظریات والے تمام مسائل نہایت آسانی سے حل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ مشہور برطانوی مفکر جارج برنارڈ شاؤ نے کیا ہی خوب لکھا ہے کہ:-

"He must be called the saviour of humanity. I believe, if a man like him were to assume the dictatorship of modern world, he would succeed in solving its problems in a way that would bring it the much needed peace and happiness."

(On Getting Married)

یعنی محمد (ص) کو انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہیے۔ یہ یقین رکھنا ہوں کہ اگر اس جیسے شخص کو اس زمانہ میں تمدن دُنیا کی ڈکٹیٹر شپ سونپ دی جائے تو وہ اس کا بہت سی مشکلات کو ایسے طریق سے حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا جو اسے امن و شادمانی دے سکے گا۔

اور غیر تھی۔ آپ نے طبقہ نسواں کو ذات کی حالت سے نکال کر عزت کے مقام پر پہنچایا۔ معاشرتی لحاظ سے عورتوں کے حقوق کو سب سے پہلے تسلیم کرانے والے ہمارے پیارے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے تعلیم دی کہ وَكَلَّهِنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ (بقرہ: ۲۲۹) یعنی جس طرح خاوندوں کے بعض حقوق بیویوں کے ذمہ ہیں اسی طرح بیویوں کے بعض حقوق خاوندوں کے ذمہ ہیں۔ اور فرمایا: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (نساء: ۲۰) اے مسلمانو! اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو۔ اور تاکہ فرمائی کہ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي (بخاری کتاب النکاح) تم میں سے خدا کے نزدیک بہترین وہ شخص ہے جو اپنے اہل کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہے۔ اور میں تم سب میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔ پھر آپ نے تمدن میں بھی عورت کو وہی حقوق عطا فرمائے جو مرد کو حاصل ہیں۔ وہ وراثت میں اپنے باپ۔ خاوند اور بیٹے کے مال کی حقدار ہے۔ عورت کو اپنے مال کا مالک اور اس کا مختار رکھ کر آپ نے قرار دیا۔ اور روحانی اعتبار سے بھی آپ نے عورتوں اور مردوں میں مساوات قائم فرمادی کہ جس طرح ایک مرد مقرب بارگاہ الہی ہو سکتا ہے اسی طرح عورت بھی قرب الہی کے مراتب حاصل کر سکتی ہے۔ (آل عمران: ۱۹۶)

حرفِ آخر | پس حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تمام بنی نوع

ولادتیں

- (۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کو دو بچپنوں کے بعد تاریخ ۲۳؍۱۲؍۱۹۳۳ پہلا بچہ عطا فرمایا ہے جس کا نام "مالک رگین ادیس" رکھا گیا ہے۔ خاکسار چوہدری محمد ادیس نمبرہ حضرت محمد بن صاحب کی از اصحابِ رحمہ۔ مقیم ویلڈ اسٹا، جارجیا (امریکہ)
- (۲) مورخہ ۲۱؍۱۲؍۱۹۳۳ کی شام خاکسار کی چھوٹی بیٹی عزیزہ بشری بیگم اہلیہ عزیز ریاض الدین صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب از راہ شفقت "آفتاب الدین" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رضوان الدین صاحب آف کلکتہ کا پوتا ہے۔ خاکسار (مستری) دین محمد سنگلی درویش قادیان۔
- (۳) مکرم صدیق احمد صاحب ساکن الانلور (کیرلہ) حال مقیم ممبئی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹؍۱۲؍۱۹۳۳ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بچے کا نام "الیاس احمد" تجویز فرمایا ہے۔
- (۴) مکرم داؤد احمد صاحب ابن مکرم مولوی محمد سمیع اللہ صاحب مقیم ممبئی کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "سمیر احمد طارق" تجویز کیا گیا اور ۱۹؍۱۲؍۱۹۳۳ کو قادیان اور ممبئی میں عقیدہ کیا گیا۔ نومولود مکرم مولوی سید یوسف احمد صاحب مرحوم بھگلپور کا نواسہ ہے۔ نومولودین کے نیک صالح اور خادم دین ہونے نیز درازی عمر اور بلندی اقبال کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)



مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خداتعالیٰ کی راہیں دلاور ثابت کرے۔ (ملفوظات حضرت آفتاب سید محمد عابد علیہ السلام)

(پیشکش)

گوٹک پیٹری سروس

نزد عابد سکرل۔ نظام شاہی روڈ۔ حیدرآباد۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ!
ہوالت اصغر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بیونے کے لئے تشریف لائیں۔!!

الزوق جہولرز

۲۱ خورشید کاظم مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۶۱۶۰۶۹

"دین کی خدمت اور اعطائے کلمۃ اللہ کیلئے علوم جدیدہ حاصل کرو اور پٹری جہولرز سے حاصل کرو۔" (ملفوظات حضرت سید محمد علیہ السلام)

AHMAD & CO.

268, ARCOT ROAD, MADRAS - 24. PHONE NO. 420381.
STOCKIST OF -
● SHALIMAR PAINTS.
● ASIAN PAINTS.
● GARWARE PAINTS
AND
● SUPER SNOWCEM.
DEALERS IN:-
● HARDWARE PIPES
FITTING.
AND
● SANITARY WARES.
ECT.

ہر آن اپنے اس مقدس عہد کو دین میں مستحضر رکھئے۔
"میں دین کو دین پر مقدم رکھوں گا۔"
(میںجاؤں)

کوہ نور بہتر نمونہ گنگ پٹری
چھتر بازار۔ حیدرآباد۔ (آنکھ پریشانی)

کوہ نور ڈیزائننگ اور ٹریڈنگ کمپنی
بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیاسٹالٹی بنانے والے ڈو مشہور ٹریڈ مارک۔

AMBER
NO. 2 DELUX QUALITY

پتہ نمبر ۶۵۶-۸-۱۸، عیسوی بازار، حیدرآباد ۲۳

پندرہویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر: ۲۳۲۷۱۷

ارشاد نبوک

الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اِذَا هُم (ابن ماجہ)
ترجمہ: - مومن وہ ہے جو لوگوں سے میل جول رکھے اور ان کی ایذاء دہی پر صبر کرے

محتاج دعا: - یکے ازارا کین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

”خدا کے نزدیک بہتر وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے نزدیک بہتر ہو“ (ترمذی)
ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام -
”جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنی ادنی خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے“
(کشتی نوح)

۳۲- سیکٹر مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدد س - ۲۰۰۰۰۲

پیشہ کشی: -
محمد انان اختر نیاز سلطانہ پارٹنرز ملایہ موٹرسز

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر بھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM: MOOSA RAZA }
PHONE: 605558. BANGALORE - 2.

”فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے“ (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
گدگت الیکٹرانکس

یاری پورہ (کشمیر) انڈسٹریل روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ٹی۔ وی اور ریڈیو۔ نیز اوشاکے بچوں اور سلائی مشینوں کا سیل اور سروس

”قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور بہارت کا موجب ہے“ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)
فون نمبر ۲۲۹۱۶ ٹیگام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرسٹ لائزر مگنی
سپیکلٹرز: - کرسٹل بون۔ بون سیل۔ بون سینوس۔ مارن ہونس وغیرہ۔

(پتہ: -)
نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاجی گورہ ریلوے سٹیشن جید آباد ۲ (آندھرا پردیش)

حیدر آباد ہائیڈرو
فون نمبر: - ۲۲۳۰۱

لیبلنڈ موٹر کاروں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (انٹرنیشنل)
۱۶ - ۱ - ۲۸۷ سعید آباد حیدر آباد (آندھرا پردیش)

اپنی مخلوق کا ہول کو دکھائی سے سمجھ کر رہو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)



CALCUTTA-15.

پیشہ کرتے ہیں: -
آرام دہ مصنیوٹ اور دیدہ زیب ربر شپٹ، ہوائی چپل، نمبر ربر، پلاسٹک اور کنیوٹ کے جوڑتے

”الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ“
 ”ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے“
 (ابام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
 MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
 CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
 15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

افضل الذكر لا اله الا الله

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانبہ: ۱- ماڈرن شو کھپتی ۳۱/۵/۶ لور چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
 31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
 PH. 275475 }
 RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

”میں وہی ہوں“

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا
 (فتح اسلام ص ۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشہ کش)

نمبر ۵-۲-۱۸
 فلک منشا
 حیدرآباد-۲۵۳-۵۰۰

”چاہتے کہ تمہارے اعمال
 تمہارے گناہوں کی طرح ہوں“
 (ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانبہ: ۱- تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

تارکاپتہ - "AUTOCENTRE"

23-5222 }
 23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

۱۶- مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
 برائے :- ایم بی سڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکٹر
 SKF بالے اور رولو ٹیپو بیرونگ کے ڈسٹری بیوٹر
 برقم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اعلیٰ پڑھ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,
 16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

”محبت لہب کیلئے“

”لہفت کسی سے نہیں“
 (حضرت خلیفہ المسیح اناث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشہ کش: ۱- سن رائزر بر پروڈکٹس ۲- تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
 2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

رحیم کاٹچ انڈسٹری

ریگن - فوم چمچے - جنس اور ویلوٹ سے تیار کردہ
 بہترین - معیاری اور پائیدار
 سٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ -
 ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
 ہینڈ پرسی - مینی پرسی - پاسپورٹ کور -
 اور بیسٹ کے

RAHIM
 COTTAGE INDUSTRIES
 17, A - RASOOL BUILDING,
 MOHAMMEDAN CROSS LANE
 MADANPURA,
 BOMBAY - 400008.

مینوفیکچررز اینڈ انورسٹمنٹ پرائیویٹ لیمیٹڈ

ہر قسم اور مہر ماڈل

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوترس کی خرید و فروخت اور تباہی
 کے لئے اٹو ونگس کے خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
 32, SECOND MAIN ROAD,
 C.I.T. COLONY
 MADRAS - 600004
 PHONE NO. 76360.

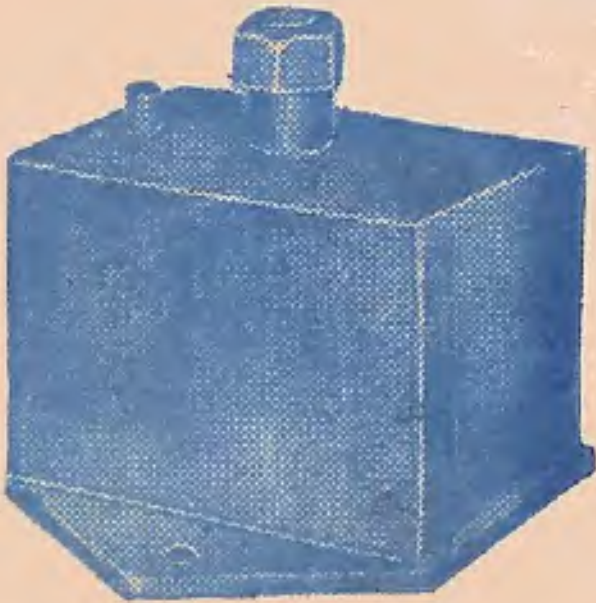
اتو ونگس

BANI[®]

موتور گاڑیوں کے ربر پارٹس



1956-1981



ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)

CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137

CITY SHOWROOM : 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE : **AUTOMOTIVE**

مالکان : مظفر احمد بانی، ناصر احمد بانی، محسود احمد بانی
پسران : میاں محمد یوسف صاحب بانی، سرخووم و مسنفور